لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ — القرآن الحکیم

الہلال

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۲ — کلکتہ: شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

فہرست

مضامین		تصاویر	
شذرات	۱	فرہاد بک اور شیخ القبائل	۸
ایڈیٹوریل نوٹس	۳	ڈاکٹر کریم ثباتی بک	۸
مقالات	٦	شیخ سنوسی کا مقدس علم جہاد	۹
احرار اسلام	۷	برقہ کو عثمانی کیمپ کا شناخانہ	۱۱
ناموران غزوۂ طرابلس	۸	شیخ سلیمان بارونی بنغازی	
کارزار طرابلس	۹	کو معرکہ کو مین	۱۲
اقصائے مغرب	۱۰	بیروت پر گولہ باری	۱۲
افسانۂ عجم وعالم اسلامی	۱٦	مراکش کا بو تاج و تخت حکمران	۱۰

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين — القرآن الحکيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲ — کلکتہ : شنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

الہلال

۲۰ جولائی ۱۹۱۲

دشواري سفر

ہمارے اکثر احباب منتظر ہیں کہ اپنے مقاصد کي داستان شروع کردیں، مگر ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بہتوں کے لئے تلخ ' اور بہتوں کے لئے بے مزہ ہوگي' برسوں سے جو آگ اندر ہي اندر سلگ رہي ہے' عجب نہیں کہ اب موقع پاکر بھڑک اٹھے' اور شاید بہت سے قیمتي کرتوں کے دامنوں' اور مقدس دستاروں کے شملوں کو اسکي چنگاریوں سے خطرہ ہو' پس بہتر ہے کہ آج اظہار مقاصد سے پہلے (الہلال) کي نوعیت اور اسکي تشریح طلب خصوصیات کے متعلق چند کلمے عرض کردیں کیونکہ بغیر اسکے ناظرین اسکي حیثیت کا اندازہ نہیں کرسکتے -

(۱) جرنل

یورپ میں اخبارات و رسائل اپني نوعیت اور مقاصد کے لحاظ سے ایک عام تقسیم کے ماتحت ہیں' اور ہر نوعیت کا رسالہ اپنے دائرے میں محدود رہکر تقسیم عمل کے اصول پر کاربند رہتا ہے' پہلي قسم عام روزانہ اخبارات کي ہے' یہ روزانہ خبروں اور سیاسي مباحث و افکار کا مجموعہ ہوتے ہیں' اور تمام دنیا کي خبریں تاربرقیوں کے ذریعہ جمع کرکے شائع کرتے ہیں' بعض اوقات اسطرح کے اخبارات ہفتہ وار یا ہفتے میں دو بار بھي نکلتے ہیں' لیکن در اصل وہ بھي اسي قسم کے ذیل میں داخل ہیں' دوسري قسم ہفتہ وار رسائل کي ہے' جنکو (جرنل) کہتے ہیں' اور تیسري قسم سہ ماہہ' ماہوار یا مہینے میں دو بار نکلنے والے بشکل کتاب رسائل کي - (جرنل) گویا روزانہ اخبارات اور ماہوار رسائل میں ایک بین بین برزخي قسم ہے' جو اخبارات کے سیاسي مباحث اور ماہوار رسائل کے علمي مقالات کا مجموعہ ہوتا ہے' لیکن روزانہ اخبارات کي طرح تار برقیوں کي مسلسل خبریں' اور نامہ نگاروںکے بھیجے ہوے اخباري حالات کي اشاعت اُسکا فرض نہیں ہوتا' بلکہ یہ فرض کرکے کہ اُسکے ناظرین روزانہ اخبارات کي خبروں اور سیاسي افکار سے واقف ہیں' صرف اپنے مقاصد کے لحاظ سے اُنکا اہم حصہ کسي مرتب شکل و بحث میں پیش کردیتا ہے -

(ترکي) اور (مصر) کے پریس کا بھي بلحاظ تقسیم تقریباً یہي حال ہے -

مگر (اردو پریس) میں ابتدا سے عجیب طرح کي طوائف الملوکي رہي' پریس کي مشکلات کے سبب سے (جسکي علت حقیقي ٹائپ کا رائج نہونا تھا) روزانہ اخبارات بالکل نہیں نکلے' صرف ہفتہ وار رسائل نکلتے رہے' لیکن انکے مضامین کي ترتیب ابتدا سے روزانہ اخبارات کي سي رہي اور سات سات دن کي پراني خبروں سے کالم کے کالم سیاہ ہوتے رہے' پبلک بھي قلت قیمت کے سبب سے اسکي عادي ہوگئي' اور ہر اخبار سے دو دو سطروں کي خبروںسے لبریز صفحات کا مطالبہ کرتي رہي' بہت سے اخبارات نے ماہوار رسائل کي طرح علمي مضامین بھي شائع کرنا شروع کردیے اور اس میدان مسابقت کا گوئے فخر اسکے ہاتھہ رہا' جسنے کسي ناول یا ضخیم کتاب کا ترجمہ بھي شائع کرنا شروع کردیا - جن لوگوں سے ہفتہوار اخبار کي دقتیں برداشت نہوسکیں' انہوں نے ماہوار رسائل نکالے لیکن (جرنل) کا مفہوم پیش نظر رکھکر ایک ہفتہ وار رسالہ بھي آجتک شائع نہوا -

سب سے پہلي بات جو ہمیں اپنے احباب سے عرض کرني ہے وہ یہ ہے کہ وہ (الہلال) سے اُسکے فرائض کا مطالبہ کرتے ہوے یہ پیش نظر رکھیں کہ وہ اخبار نہیں' بلکہ ایک ہفتہوار رسالہ ہے -

(۲) تائپ

ایک بہت بڑا مسئلہ (تائپ کا ہے)

عجب بات ہے کہ مشرقي ممالک میں جہاں جہاں مغربي تہذیب کے ساتھہ پریس گیا ' وہاں عموماً (تائپ) کي چھپائي رائج هوگئي' ترکي میں اول اول جب سلطان (محمود مصلح) نے پریس قائم کیا ' تو فرانس سے عربي خط کا تائپ منگوایا ' اور اُسي میں ترکي زبان کا اخبار جاري کیا' اسي طرح مصر میں (محمد علي پاشا) نے اپنے فرانسیسي مشیروں کي صلاح سے ایک عظیم الشان دارالطباعه قائم کرنا چاها تو فرانس سے تائپ کي مشینین منگواکر عربی تائپ کے ڈهالنے کا انتظام کیا ' جو آجتک (بولاق) کے میدي پریس کا تائپ مشہور ہے -

مگر (البادي اظلم) نہیں معلوم کس ظالم نے اول اول پتھرکی چھپائی کي اردو میں بنیاد ڈالی که

هر که آمد بران مزیدے کرد

لیکن خواہ کوئی هو' اسمین شک نہیں که اُس نے هر ایک طرح سے قابل نشؤ و ترقي پریس کو ایک صدي پیچھے ڈالدیا ' اور کم از کم اچھے اخبارات کے نکلنے کا قطعي سدّ باب هوگیا -

یورپ میں اول اول پریس کي ایجاد تائپ هي کی صورت میں هوئي ' اور پهر ایک عرصے کے بعد پتھرکی چھپائی کا ظهور هوا ' شاید پادریوں نے مشرقی زبانوں میں بائبل چھاپنے کیلئے اس کو ترقی دی تھی ' کیونکه تائپ کیلئے هرزبان کے حرفوں کا ڈهالنا صرف کثیر کا محتاج تها ' لیکن هندوستان میں اٹھارہویں صدي کے اوائل میں یه شائع هوا' اور نستعلیق سواد خط کے بجنسه منتقش هو جانے کے سبب سے عام طور پر مقبولیت حاصل کرلی ' تاهم اُس زمانے میں اسلامی زبانونکے پریس کا سب سے بڑا مرکز ایسٹ انڈین کمپني کیوجه سے کلکته تها اور یہان بلا استثنا گورنمنت نے عربی' فارسي' اردو کے جسقدر پریس قائم کر رکھے تھے' وہ سب کے سب تائپ هي کے تھے' اور منجمله ان گرانقدر احسانات کے جو اردو زبان پر انگریزون کے هین' اسمین شک ایک بہت بڑا احسان اردو تائپ کي ایجاد اور اسکو بقدر طاقت ترقی دینا هے -

شمالي هند میں اگرچه سترهویں صدي کے اواخر اور اٹھارہوین صدي کا ابتدائي زمانه ایک ایسا پر آشوب عهد تها' که پریس جیسی کسي خالص علمی ایجاد کی اشاعت دشوار تھی' لیکن پهر بھی بعض عارضی امن سے متمتع مقامات میں جو کچھه هوا وہ بھی تائپ هي میں تها ' لکھنؤ میں (نصیرالدین حیدر) نے ایک مطبع سلطانی قائم کیا تها' جسکا تمام سامان (فورٹ ولیم . کالج) کلکته سے (جان گلگرست) نے مرتب کرکے بھیجا تها ' اسمین (قاضی محمد صادق اختر) کی بعض کتابین ' اور لغت کی مشہور کتاب (هفت قلزم) چھپی تھی جو همارے کتب خانے مین موجود هین ' یه مطبع بھی تائپ هی میں تها -

شاہ عبدالعزیز کی (تحفۂ اثنا عشری) تائیپ مین چھپی هوئی اور (امیر) اور (سودا) کے چند قصائد اور غزلیات جو انگریزون کے کورس مین داخل کی گئی تهین' همارے پاس اُس زمانے کی چھپی هوئی موجود هین اور گو انپر سنه نہین هے مگر لوح پر مصنفوں کا نام الفاظ دعائیه کے ساتھه مرقوم هے جس سے معلوم هوتا هے که (شاہ صاحب) اور (میر) کی زندگی مین طبع هوئی تهین -

لیکن اسکے بعد (دهلی) مین (حاجی قطب الدین) اور (حکیم احسن الله) اور (لکھنو) مین (مولوي مسیح الزمان) نے لیتھو کے پریس قائم کئے' اور پهر تهوڑے هی عرصے میں تمام شمالی هند اور پنجاب مین یه طریق انطباع مقبول هوگیا ' اور تائیپ کا پریس صرف (مرزاپور) اور (اله آباد) کے (مشن) پریسون مین باقی رهگیا -

لیتھو کي سب سے قدیم چھپي هوئي کتاب همارے پاس (رتن سنگھه زخمي) کي (حدائق النجوم) هے' جو نصیر الدین حیدر کے آخري عهد مین طبع هوئي تهي -

بظاهر (لیتھو پریس) کي مقبولیت کا اصلي راز یه هے که نستعلیق خط کا تائیپ درست نهو سکا ' اور کلکته کے سرکاري اور مشن پریسون نے جو طیار کیا وہ اول تو خوبصورت اور مکمل نه تها اور پهر جو کچھه بھي تها ' اپنے کیس کے خانون کي کثرت کے سبب سے عام طور پر کام مین لایا بھي نهین جاسکتا تها ' اسکے علاوہ لیتھو کي ارزاني بھي اسکي ترجیح کا ایک سبب قوي تهي که اسکے قیام و تکمیل کیلئے صرف چند ساده اور بسیط آلات مطلوب تهے -

لیکن در حقیقت (نستعلیق) تائپ کا تیار کرنا کچھه مشکل نه تها اگر کلکته اور انگلستان کے کارخانون کو کوئي هندوستاني ماهر فن ملجاتا اور وہ ایک مرتبه انکو صحیح راستے پر ڈالدیتا' دقت یه پڑي که ابتدا میں (سرامپور) کے مشن کے چند اردو دان انگریز پادریون نے بطور خود ایک نقشه مرتب کیا' اور حرفوں کے سواد کیلئے نه تو خطِ نسخ کو پیش نظر رکها' اور نه نستعلیق کو ' جو حرف جس صورت میں خطّ و نشست تراکیب میں ٹهیک بیٹها' اُسي طرح اسکو رکهدیا ' تشکیل حروف میں وہ (ابن مقله) یا (عماد) کے پیرو نه تهے' بلکه صرف ضرورت کے' ضرورت نے جس حرف کو جو صورت چاهي دیدي ' اگرچه اسکے سر و پا کو مجروح و مضروب بھي هونا پڑا ' لیکن پهر اُسکے مرافعے کیلئے اور کوئي دروازہ نه تها ؛ اِسکا نتیجه یه نکلا که جو تائپ طیار هوا وہ موجودہ (سمیاطیقي) رسوم حروف میں سے کسي سے مشابه نه تها ' بلکه بجای خود ایک نئي شکل کا سواد خط بنگیا -

جن حالات میں سرکاري پریسوں اور مشن پریسوں نے ایسا کیا ' اسکا یه نتیجه قدرتي تها ' لیکن غلطي سے (نستعلیق) تائپ کي طرف سے مایوسي پیدا کرلي گئي' اور سعي و تدبیر کو جو یقیناً منزل مقصود تک پہنچاتي' ترک کردیا گیا' آج بھي یه نهایت آساني سے ممکن هے' اور اسکو هم عنقریب ایک مستقل تحریر میں دکھلائینگے -

لیکن دوسری غلطي یه هوئي که (نستعلیق) خط کے ضروري هوئے پر کچھه وحي و الهام کے مهر نهیں لگادي تهي' مصر اور ترکي میں نهایت خوبصورت (نسخ) کا تائپ طیار هوگیا تها ' اور جس طرح

اسمین ترکي اور فارسي کتابیں اور اخبار چھپتے تھے' کوئي وجه نه تھي که اردو نه چھپ سکتا - سود خط کا جو اختلاف نسخ اور نستعلیق میں ھے وہ محض جزئي اور بے اثر ھے' اور نظروں کي تلاش بھي محض عادت کي تابع ھے' یه بے معني عذرات ھرگز اس درجه اھم نه تھے که محض انکی وجه سے ایک زباں کے پریس پر (که آغاز عھد ھی سے دو چار مشکلات ھے) ترقی کي راھیں مسدود کردي جائیں' علی الخصوص ایسی حالت میں که اسکي تمام ھمسایه اور متقابل زبانیں (ٹائپ) کا سہارا پاکر برسونکي راہ آگے بڑھجانے کیلئے اپنے پر ھلا رھي ھیں -

البته یه ضرور ھے که به تفصیل وہ خصوصیات بتلادي جائیں - جنکی وجه سے ٹائپ کو (لیتھو کے پریس) پر ترجیح حاصل ھے - اور جنکے بغیر کسی زبان کا پریس اپنے ابتدای عھد طفولیت سے آگے نشوؤ نما نھیں پا سکتا -

---

اکثر احباب کي رای ھے که جب تک ترکي ٹائپ کے اصول ترتیب سے کمپوزیٹر واقف نھوجائیں' اس وقت تک پورا پرچه اردو ٹائپ ھي میں نکالا جائے' کیونکه پرچے کے اشکالِ صفحات کا باھم مختلف ھونا کسي طرح پسندیده نھیں - ھمارا اراده تھا که جسقدر کمپوزیٹر سیکھتے جائینگے' اسي کے مطابق رفته رفته ھر نمبر مین ترکي ٹائپ کے صفحات بڑھاتے جائیں گے' اور اس طرح چند نمبروں کے بعد پورا رساله اسي میں چھپنے لگیگا' لیکن اکثر ناظرین کا رجحان اسکے مخالف پاکر سردست پورا رساله اردو ٹائپ ھي میں کمپوز کراتے ھیں؛ کم ازکم اتنا فائده تو ضرور ھوگا که ایک دو ھفتے کی مھلت پاکر کمپوزیٹر بآسانی اپنا وقت صرف کرسکیں گے' نیز ایک کتاب بھی اس ٹائپ میں شروع کرادي ھے اسکے چھپنے کے بعد ٹائپ کسی قدر مستعمل ھو جاے گا اور اسکی پوري خوشنمائی ظاھر ھو سکےگی -

ھم نے ترکی کے (کارخانۂ احمد احسان) کو بھی تین مختلف نمبرونکے ٹائپ کا آرڈر دیدیا ھے' جسکا ٹائپ اس ٹائپ سے بدرجھا زیاده خوشنما اور دخانی فونڈري میں ڈھلنے کي وجه سے چھپنے میں بالکل بے جوڑ اور خوشخط لکھے ھوے حروف سے اشبه ھے -

غالباً چند دنوں کے اندر بیروت کے کارخانۂ (خلیل سرکیس) کے حروف کے لئے بھی آرڈر دیدیا جایگا' جو ایک مشھور شامی ادیب اور ماھرِ فن (خلیل یازجی) کا اصلاح کرده ٹائپ اور ایک دوسرا سواد رکھتا ھے -

لیکن اس موقعه پر یه ظاھر کردینا بھي ضروري سمجھتے ھیں که جس اردو ٹائپ میں (الھلال) چھپ رھا ھے' اگر غور اور مقابلے کے ساتھه دیکھا جاےگا تو معلوم ھوجاےگا که (کلکته) اور (اله آباد) کے تمام اردو ٹائپوں سے مجموعي طور پر بدرجھا زیاده خوشنما اور بھتر ھے' تمام ھندوستان میں عربي' فارسي اور اردو ٹائپ کي سب سے بڑي فونڈري (بیپٹسٹ مشن پریس) کلکته کي ھے' جو قریب قریب ایک صدي سے اس کام کو کررھی ھے' لیکن ھمارے اکثر ناظرین نے اسکے یہاں کے ٹائپ کا نمونه (ایشیاٹک سوسائیٹی) کی چھاپی ھوي کتابوں میں دیکھا ھوگا اور مقابلے کے بعد اندازہ کرسکتے الھلال کا ٹائپ سواد خط کے لحاظ سے گو چنداں مختلف نھو اپنی ترکیب اور جوڑوں کے اتصال' اور مجموعی زیبائی - میں نسبتاً اس سے بدرجھا بھتر ھے -

---

(الھلال) کے پہلے ھي نمبر میں اراده تھا که (نامورانِ غزوۂ طرابلس) کے باب کو شیخ المجاھدین (غازي انور بک) کي تصویر و حالات سے شروع کرینگے' لیکن ایک مانع سخت پیش آگیا' اور مجبوراً دوسري تصویر دیدیني پڑي' اس نمبر کیلئے تو قطعي اراده تھا مگر افسوس که باوجود گذشته پرچے میں اعلان کردینے کے اس ھفتے بھي درج نه ھوسکي *

بات یه ھے که عمده (ھاف ٹون) تصاویر کیلئے نھایت ضروري ھے که نقل اصلي فوٹو سے لي جاے نه که کسي چھپے ھوے ھاف ٹون سے' ورنه نقل در نقل ھو جانے کي وجه سے عمده تصویر نھیں آےگي - ھماري کوشش یه ھوتي ھے که حتي الامکان اصلي فوٹو حاصل کرکے انکے بلاک طیار کرائیں - لیکن ھر موقعه پر اسکا کامیاب ھونا دشوار ھے - (غازي انور بک) کي بھتر سے بھتر اور مختلف اوقات و لباس کي چھپي ھوئي تصویریں کم از کم [illegible] موجود ھیں' (نیازي بک) نے اپنے روز نامچے میں نھایت عمده تصویر دي ھے جو ھمارے پاس موجود ھے؛ مگر ھم اصلي فوٹو کي نقل چھاپنا چاھتے ھیں؛ اسکي ایک نھایت عمده کاپي کیبینٹ سائز کي (جسپر غازي موصوف کا دستخط بھي تھا) ھمارے پاس موجود تھي اور وہ بلاک بنانے کیلئے دیدي گئي - لیکن جس کارخانے کو دي گئي اس سے غالباً ضائع ھوگئي گو وہ خود اسکا اقرار نھیں کرتا - مجبوراً ایک دوسري کاپي حاصل کي گئی ھے' مگر ائینده نمبر تک ناظرین انتظار کریں -

* قسطنطنیه میں ھجوم مشکلات *

اور تصادم احزاب

بالآخر نئي وزارت قائم ھوگئي

(ریوٹر) نے اِس ھفتے جو تار برقیاں بھیجي ھیں' ان سے معلوم ھوتا ھے که ترکي کي اندروني سیاست کا مطلع پھر غبار آلود ھے' اور بظاھر وہ خطرناک پارٹي فیلنگ' جسکو جنگ طرابلس کي توجه نے بھلادیا تھا' اب پرانے مسئلوں کي تجدید کے ساتھه پھر از سر نو زنده ھوگیا ھے -

لیکن ترکي کے اندر جو کچھه ھو رھا ھے اِسپر نظر ڈالتے ھوے اس سے باھر کے حالات کو بھي سامنے رکھنا چاھئے -

یه انقلاب در حقیقت اندروني و بیروني دونوں طرح کي پیچیدگیوں پر مشتمل ھے' فوجي حلقوں کے سیاسي و انتظامي امور میں دخل دینے کا مسئله خالص اندروني تنازعه ھے' لیکن جنگ طرابلس اور مسئله صلح' نیز جرمن اور برطانیه کي قدیمي رقابت بھي اسکے اندر پوشیده ھے -

جب کبھي ملک میں فوجي قوت سے کوئي سیاسي انقلاب

هے ' تو قدرتي طور پر فوجي عنصر کا احاطه بڑھجاتا هے ' انگلستان میں کہا گیا تھا که " کرامویل هي نے پارلمنٹ قائم کي هے اور کرامویل هي پارلیمنٹ هے " ترکي میں پچھلے دنوں جو سیاسي انقلاب هوا وہ ایک خالص فوجي کار زمانه تھا نوجوان ترک جب هرطرف سے مایوس هوگئے تو مقدونیه کے جدید تربیت یافته ترکي (جندرمه) پر پوشیدہ اثر ڈالنا شروع کیا ' یه لوگ دول یورپ کے هاي کمشنروں کے ماتحت هونے کي وجهه سے نسبةً تعلیم یافته اور ملکي قوانین جبر و استبداد سے آزاد تھے ' ایک دوسال کے اندھي یه تمام فوج (سالونیکا کي مرکزي (اتحاد و ترقي) کے هاتهه آگئي اور پھر آهسته آهسته تمام یوروپین ترکي کے اضلاع کي فوج انکا ساتهه دینے لگي ' یہاں تک که سنه ۱۹۰۶ میں تیس هزار ترکي کي بہترین فوج نے اتحاد و ترقي کي پیروي کي قسم کہالي اور (قصریلدز) کو تیس سال کي مطلق العناني کے بعد نئي خواهشوں کے آگے سرجھکا دینا پڑا -

اس کامیابي نے ایک طرف تو فوج کو اپني طاقت کا تجربه کرادیا - دوسري طرف (اتحاد و ترقي) پر ثابت هوگیا که جو کچهه کیا جا سکتا هے ' وہ صرف فوج هي کے اعتماد پر ممکن هے - ممکن هے که (اتحاد ترقي) اب چنداں ضرورت فوج کو هاتهه میں رکھنے کي نه سمجھتي مگر مشکل یه تھي که گو انقلاب هوگیا تھا ' لیکن وہ محض ایک زبان و قلم کا انقلاب اور شاهي وعدہ و مواعید سے زیادہ نه تھا ' اور اُن میں سے هرچیز کو عمل میں لانے کیلئے اور هرکاغذ پر دستخط سلطاني کے ثبت هونے کیلئے فوجي قوت کي نمایش مطلوب هوتي تھي ' پھر اس سے بھي بڑھکر ۱۴ اپریل کا حادثه تھا ' اور اتحاد و ترقي کا سخت سے سخت مخالف بھي اسکو تسلیم کریگا که اگر (محمود شوکت پاشا) اپني تیس هزار فوج لیکر (سین اسٹي فانو) میں نمودار نه هوتا ' تو نہیں معلوم کب تک کیلئے پھر دستوري گورنمنٹ خاک (یلدیز) میں مدفون هوجاتي !

ادهر فوج کے هرسپاهي نے سمجھا که یه عجیب کامیابي محض همارے ضرب شمشیر کا نتیجه هے دوسري طرف (اتحاد ترقي) کو بھي بہانه ملگیا که اگر فوج همارے هاتهه میں نهو تو با وجود انقلاب کے بھي هماري جانیں اور تحریکیں معرض خطر میں هیں ' نتیجه یه نکلا که ترکي میں ایک خالص فوجي گورنمنٹ قائم هوگئي ' اور جسطرح ترکي کي قدیمي اور فنا شدہ فوج (ینگچري) قصر سلطاني کو اپنے قبضے میں رکھتي تھي اسي طرح موجودہ ' عثماني فوج ' ایوان وزارت اور پارلیمنٹ هال پر اپني حکومت قائم کرنے لگي -

جوں جوں نئي نئي دستوري گورنمنٹ کے جوش و خروش کا نشه اترا اور ملک کي حالت اپني اصلي صورت میں نظر آئي ' ملک کے سچے اور بے طرف خیر خواهوں نے دیکھا که پہلي مصیبت سے بھي زیادہ سخت مصیبت چاروں طرف پھیلي هوئي هے ' اور عجب نہیں که ملک عنقریب ایک سخت خطرے میں مبتلا هوجاے ' لیکن اب انجمن اتحاد و ترقي کي شخصیت (عبد الحمید) کي شخصیت سے بھي بڑھکر قوي ہوچکي تھي ' اور اسکو شکست دینا کوئي آسان کام نه تھا ' تاهم جس خالص عربي شجاعت کے مقدس خون نے دستوري گورنمنٹ کي آزادي ملک کو دلائي تھي وهي اس موقعه پر بھي حرارت میں آیا اور (محمود شوکت) پاشا (میر آلائي صادق بے) کے ساتهه ملکر اس سخت خطرے کے اندفاع پر آمادہ هوگئے ' (میر آلائي صادق) کے منجمله اُن ملت پرستان بے غرض کے ایک خود فروش فوجي افسر تھے جنکو انقلاب عثماني کا حقیقي باني سمجھنا چاهئے ' وہ سالونیکا کي عجیب و غریب طلسمي سوسایٹي ' جو انقلاب عثماني کے بعد بھي انظار عالم سے اُسي طرح مخفي رهي ' جیسے ۸۱ پیشتر تھي ؛ اور جس سے باوجود سخت بیقرارانه تلاش و جستجو کے بھي (نیازي بے) واقف نهو سکا تھا ' اور جو انقلابي شورش کے پورے ایام میں ایک ته خانے کے اندر بیٹھي هوئي احکام جاري کرتي تھي ' مگر اسکے احکام و اوامر پر چلنے والے تک نہیں جانتے تھے که همارے حکام کون لوگ هیں ؛ در حقیقت (صادق بے) اور اسکے چند ساتھیوں کي ایک مختصر جماعت تھي ' اور چونکه ان بے غرض خدام ملک کو خدمت ملت کے سوا اور کوئي شئے مطلوب نه تھي اسلئے گو انقلاب وجود میں آگیا اور (اتحاد و ترقي) کي حکومت بھي قائم هوگئي مگر انمیں سے کسي فرد نے اپنے تئیں دنیا پر ظاهر نہیں ' (غازي انور بک) اور (نیازي) جنکي شہرت اس انقلاب کے ساتهه هي تمام عالم میں غلغله انداز هوئي ' در اصل اس سوسایٹي کے احکام پر کار بند هونے والے فوجي افسر تھے ' ورنه اصل تا سیس انقلاب سے انکو بھي کوئي تعلق نه تھا ' (میر آلائي صادق بے) نے عرصے تک اپنے تئیں گمنامي میں رکھا ' لیکن جب دیکھا که (اتحاد و ترقي) کي خدمات نے ملک کو غلامي کے طوق سے نجات دلائي تھي مگر اب وہ خود اپني غلامي کي بیڑیاں حکومت کے پانوں میں ڈال رهي هے ' اور فوجي تسلط نے دستوري حکومت کي تمام برکات سے ملک کو محروم کر رکھا هے ' تو مجبوراً گوشهٔ گمنامي سے نکلنا پڑا ' قسطنطنیه آکر (محمود شوکت) پاشا سے اس فتنهٔ کے انسداد کي تدابیر پر گفتگو کي اور پھر (محمـــود شوکت) کا مشهور (فوجي منشور) مع ایک نئي اصلاحي پارٹي کے اعلان کے شائع هوا ' جسکا منشا یه تھا که آج کي تاریخ سے جو سپاهي کسي سیاسي بحث میں دخل دیگا یا سیاسي مباحث کے اخبار و رسائل کو اپنے هاں رکھے گا اُسپر فوجي عدالت میں مقدمه قائم کیا جائیگا -

نئي پارٹي جو قائم هوئي اسکے مقاصد کي اهم دفعات یه تھیں

(۱) انجمن اتحاد و ترقي کے کسي ممبر کو کوئي عهدہ قبول نہیں کرنا چاهئے ' اور اگر ایسا هو ' تو پہلے انجمن کي ممبري سے مستعفي هو جانا چاهئے -

(۲) کوئي سپاهي یا فوجي افسر انجمن کا ممبر نہیں هو سکتا -

(۳) انجمن کے اخبار و رسائل کي فوجي حلقوں اور بارکوں میں اشاعت جرم قرار دي جاے -

(۴) اگر کوئي فوجي شخص کسي دوسري سیاسي انجمن میں شریک ثابت هو تو اس حالت میں بھي مستوجب سزا و عقوبت هے

(باقي آئندہ)

احرار اسلام

الحريت في الاسلام

(۱)

يا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ؟ ماتعبدون من دونه الا اسماء ' سميتموها انتم و اباؤ كم ما انزل الله بها من سلطان ' ان الحكم الا لله ' امر الا تعبدوا الا اياه ' ذالک الدين القيم ' و لكن اكثر الناس لا يعلمون (۱۲ : ۴۱)

انسان کے تمام نوعي فضائل و محاسن اور علؤ و شرف کا اصلي منبع (توحيد) هے ' اس کا اعتقاد انسان کو خدا کے آگے جسقدر تذلل و تعبد کے ساتهه جهکا تا هے ' اتناهي خدا کي پيدا کي هوئي تمام کائنات کے آگے سر بلند و مغرور کرديتا هے ؛ دنيا کي کوئي طاقت اور خدا کے سوا کوئي هستي ' اسکے دل کو مرعوب و محکوم نهيں کرسکتي ' وہ ايک چوکهت پر سر جهکا کر ' اور تمام بندگيون اور فرمان بردارين سے آزاد هو جاتا هے ؛ (اسلام) اسي اعتقاد کي دعوت ليکر آيا ' اور (ان الحكم الا لله) کي صدا کے ساتهه حکومت خاندان ' نسب ' رسم و رواج ' اور تميز قوم و مرزبوم کي وہ تمام بيڑيان ' جنکے بوجهه سے نوع انساني کے پاؤن شل هو گئے تهے ' کٹ کٹ کر گرگئيں ؛ ليکن يه کتنے تعجب کي بات هے که آج صديون سے اسکے پيرو اپنے اندر اس حريت بخش تعليم کا کوئي ثبوت نهيں رکهتے ' اور جن بيڑيون کو کاٹنے آئے تهے ' انسے زيادہ بوجهل بيڑيان آج خود انکے پانو کا زيور هيں ؟

پهر کيا ايک هي علت دو متضاد نتائج پيدا کرسکتي هے ؟ کيا تاريخ اسلام کے آغاز کے صفحے اسکے وسط و آخر کے مقابل مين غلط اور پر فريب تو نهين هين ؟ اور اگر سچ هين تو کيا اسلام کے مشن کي گهڑي ' چند ابتدائي سالون هي تک کيلئے کو کي گئي تهي ؟

يه سوالات هين ' جو قدرتي طور پر اس موقعه مين پيدا هوتے هين -

پچهلے پانچ سالون کے اندر تمام اسلامي ممالک مين جمهوريت اور ازادي کي تحريکين سرسبز هوئين ' ايران اور ترکي مين پارليمنٹين قائم هو گئين ' اور بار بار يه ظاهر کيا گيا که اسلام خود اپنے اندر جمهوريت اور مساوات کے اصول رکهتا هے اور يه جو کچهه هوا ' اسکي تعليم کا اصلي منشاء اور اقتضا تها ' مگر (انقلاب عثماني) پر يورپ کے اخبارون ' نامه نگارون ' اور عام اهل قلم نے جسقدر تحريرين لکهين ' هم کو ياد هے که ان مين کوئي قلم ايسا نه تها ' جس نے شک و شبهه کے ساتهه بهي اسے قبول کرنے مين تامل نه کيا هو ' مسٹر (اي ايف نائٹ) جو عرصے تک يورپين ترکي کے متعدد مقامات مين رہ چکا هے اور بقول خود سينکڑون مسلمانون کا دوست اور اسلامي معلومات کو ايک مسلمان سے بهتر جاننے والا هے ' (سلطان عبدالعزيز) کے واقعهٔ عزل کا ذکر کرتے هوے لکهتا هے :—

" — يه ياد رکهنا چاهيئے که گو بعض لوگون کا ايسا خيال هے که سلطان عبدالعزيز کو اسکي نا اهلي اور ناقابل حکمراني هونے کي وجه سے معزول کرنا قران کي تعليم کے عين مطابق تها ' مگر في الحقيقت ايسا نهيں هے اور پکے مسلمانون کے عقيدے مين دستوري گورنمنٹ مذهباً قبول نهين کي جاسکتي ؛ البته نوجوان ترکون کا يه بيان هے که اسلام ظلم و تعدي کو پسند نهين کرتا اور اس نے قومون اور ملکون کو اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کا حوصله دلايا هے ؛ چنانچه اب کچهه مدت سے قران کي چند آيتين بتلائي جاتي هيں جنکا خلاصه يه هے که خدا ظلم کرنے والون سے محبت نهين کرتا اور جب لوگ اپنے کامون کا باهمي مشورے سے انتظام کرتے هين تو خدا انکو اجر ديتا هے " (اويکننگ اف ترکي صفحه ۱۸) -

مسٹر (نائٹ) اسلامي معلومات کي واقفيت پر نازان هين مگر هم کو معلوم هے که مشرقي علوم کے تبحر کا يورپ کي اصطلاح مين کتنا ظرف هے ' اسلئے انکا بيان چندان قابل اعتنا نهين ' ليکن پروفيسر (ويمبرے) جس نے ترکي کے قاب مين رهکر نشوؤ نما پائي هے ' جو برسون مسلمانون کے قافلون مين ايک مسلمان سياح يقيں کيا گيا هے ' جو قران کي سورتون کي عربي لب و لهجے مين تلاوت کرتا هے ؛ اس فتوے کا ذکر کرتے هوے جو شيخ الاسلام نے سلطان عبدالعزيز کے عزل پر لکها تها ' رقم طراز هے :—

"چونکه تمام مذهبي کتابون مين کهينچ تانکے تا ويلين کي جاسکتي هين ' قران کي آيتين کانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ اور حريت و مساوات کي تائيد مين بآساني ملگئين ' ليکن يه تمام بد عتين در اصل يورپ سے حاصل کي گئين تهين گو انکا منبع اسلام قرار ديا گيا اور پيغمبر اسلام کے اس قول سے که شاوروا فى الا مر (اپنے معاملات کيلئے باهم مشورہ کر ليا کرو) پارليمنٹ قائم کرنے کي تاکيد ثابت کي گئي "

پهر ايک دوسرے موقعه پر اسلام کو عام ايشيائی مطلق العناني سے ناقابل استثنا قرار ديتے هوے لکهتا هے :

" کها جاتا هے که خلافت راشدہ کے دور کے حکمران ' عدل و انصاف سے متصف تهے ' (خليفهٔ اول) نے منصب خلافت قبول کرتے هوے مسلمانوں سے کها که "جب تک انصاف پر چلوں ميرا ساتهه دو ' اور اگر اسکے خلاف کروں تو ملامت کرو ' * * * * جب تک مين احکام شريعت کي تعميل کروں ' تم کو ميري اطاعت کرني چاهئے

مقالات

لیکن اگر تم دیکھو کہ میں بال برابر بھی راہ شریعت سے ہٹ گیا ہوں تو میرا کہنا ہرگز نہ مانو " (خلیفۂ دوم) کی نسبت بھی ایسا ہی کہا جاتا ہے * * * * جو مسلمان آجکل کی آزادانہ طرز حکومت پر شیفتہ ہیں وہ اس طرح کی بہت سی نظیریں پیدا کرکے مسلمان پادشاہوں کے عدل و انصاف کو ثابت کرنا چاہتے ہیں ' اگر یہ مان بھی لیا جاے کہ اسلام کے دور اول میں فرمان رواؤں کا یہی حال تھا ' تو بھی یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہی" (ویسٹرن لائٹ ان ایسٹرن لینڈس جلد ٣ - صفحہ ٣٢) .

اسکے بعد تاریخ اسلام کی اس عام شخصیت اور استبداد پسندی میں بعض فرمانرواؤں کا عدل ولیاقت سے انصاف تسلیم کرتا ہے' لیکن مثال میں بابر' حسین مرزا ' اور ہمایوں و اکبر کے سوا تاریخ اسلام کے اِس ماہر کو اور کوئی نام نہیں ملتا !

یہ یورپ کے سب سے بڑے مستشرق کا خیال ہے' اور گو "و شاورہم فی الامر" ہم کو پیغمبر اسلام کے اقوال میں نہ ملے' مگر قرآن سے ڈھونڈھکر نکال سکتے ہیں' اور اسکی اتنی واقفیت کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں -

اسلام کے ماضی و حال کا جب مقابلہ کیاجاے گا تو اس طرح کے خیالات کا پیدا ہونا قدرتی ہے ' ایک ضعیف و لب گور بیمار ' اگر اپنی صحت و توانائی کے عہد کی طاقت آزمائیوں کو بیان کرے تو عجب نہیں کہ سننے والے اسکے نحیف و زار چہرے کو دیکھکر تسلیم کرنے میں متامل ہوں ' مسلمان آج قومی بڑھاپے کے انحطاط و اضمحلال میں مبتلا ہیں' انکے "ذکر جوانی در عہد پیری" کو اب کون بغیر شک و شبہ کے تسلیم کرسکتا ہے ؟

فتادم دام بر کنجشک وشادم' یاد آں ہمت
کہ گر سیمرغ می آمد بدام' آزاد می کردم

* * *

تا ہم جستجو کرنی چاہیئے کہ اسلام کی جمہوریت اور آزادانہ روح کی نسبت آج جو کچھہ کہاجاتا ہے ' وہ یورپ کے اثر سے پیدا کی ہوئیں تا ربلین' اور انقلاب فرانس کی بخشی ہوئی حریت کا عکس مستعار ہیں' یا خود (اسلام) اپنی روز پیدایش ہی سے اس روح کو اپنے اندر رکھتا تھا ؟

حدود مصر میں اٹالین فوج کا ورود

بنام المؤید مصر

(ہقبی ٢٦ جون) اٹالین فوج (شماس) میں پانی لینے کیلئے آتاردی گئی ہے ' باشندے سخت اضطراب و پریشانی میں مبتلا ' اور مقابلہ کیلئے قوت مطلوب' نتیجہ سے اطلاع دونگا - [شماس (مرسی مطروح) اور (سیدی برانی) کے درمیان ایک ساحلی آبادی ہے اور حدود مصر میں داخل ہے] .

السید محمد رشید رضا الحسینی

(٣)

سنہ ١٩٠٤ میں [شیخ محمد عبدہ] نے ایک وسیع سفر کا ارادہ کیا تاکہ تمام عالم اسلامی کا بہ نیت اصلاح و ارشاد دورہ کریں ' پہلے مراکو پھر تیونس گئے ' اور وہاں سے واپس آکر بارادۂ سفر ہند اسکندریہ میں مقیم تھے کہ امر الہی نے اس نفس مطمئنہ کو : ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ (٨٩ : ٢٩) کا پیغام پہنچایا ' اور یہ دو شعر پڑھتے ہوئے ؛ جو انکی زندگی اور امید و آرزو کا خلاصہ تھے ' رہگرا ے عالم جاودانی ہوئے :

ولست ابالی ان یقال محمد　　ابل او اکتظت الیہ الماتم
ولکن دیناً قداردت صلاحہ　　احاذر ان تقضی علیہ العمائم

اس مصلح عظیم کو اپنے آخری وقت میں بھی سب سے زیادہ خوف اسی مصیبت کا تھا جو طربوش اور ہیٹ کے طرف سے نہیں ' بلکہ عمامہ و دستار کے پیچوں سے نکلکر تمام عالم اسلامی پر چھائی ہوئی ہے !

شیخ کا انتقال تمام اسلامی دنیا کیلئے ایک مصیبت عظمی تھا ' چین کے مسلمانوں نے اپنی مسجدوں میں نماز غائب پڑھی ' اور مالابار اور سماترا سے تعزیت کے خطوط پہنچے ' یورپ کے تمام نامور اخبارات نے جسقدر مضامین لکھے اور مصر و شام میں جسقدر ماتم کیا گیا وہ انکی تاریخ کا پورا ایک حصہ ہے ' لیکن مشہور شامی شاعر [حافظ آفندی ابراہیم] نے اپنے مرثیے کے دو شعروں میں اس حیات مقدس کی پوری سرگذشت لکھدی :—

سلام علی الاسلام بعد محمد　　سلام علی ایامہ النضرات
علی الدین والدنیا علی العلم والحجی　　علی البر والتقوی علی الحسنات

سید رشید رضا

یہہ تمہید طویل اسلئے تھی' کہ (سید رشید رضا) اسی مصلح عظیم کے جانشیں ' اور اس ماہوار رسالے کے ایڈیٹر اور مالک ہیں ' جو انکی اصلاحی تحریک ' اور انکی پارٹی (حزب الاصلاح) کا آرگن ہے -

سید موصوف کا اصلی وطن طرابلس الشام ہے ' انکے والد (سید علی رضا) ایک مقدس اور صاحب طریقت بزرگ تھے ' جنکے مریدین کی بہت بڑی جماعت شام کے اطراف میں موجود ہے ' خود (سید رشید رضا) نے بھی اوائل عمر میں نقشبندی طریقہ میں بیعت کی اور زمانۂ طالب علمی اسکے اذکار و اشغال میں بسر کیا 'طرابلس میں کچھہ دنوں ابتدائی کتب درسیہ کی تحصیل کے بعد (شیخ حسین الجسر) مصنف (رسالۃ الحمیدیہ)

کے حلقۂ درس مین شامل ہوگئے، اور غالباً سب سے اول نئے مذاق سے وہین آشنا ہوئے -

سنہ ۱۸۹۰ - یا اس سے کچھہ پیشتر تکمیل علوم کے شوق نے انہین جب (قاہرہ) پہونچایا، تو شیخ محمد عبدہ نئے نئے اپنے اصلاحی کامون مین آئے تھے، اور مستعد اور صاحب صلاحیت نوجوانون کے متلاشی تھے - پہلی ہی ملاقات مین برسون کا مستحکم رشتۂ وداد قائم ہوگیا، اور اُس وقت سے یہ برابر اُنکے تمام کامون مین شریک، اور اُنکے لئے ایک قوت مساعد رہے -

سنہ ۱۸۹۷ میں انہوں نے اپنا مشہور رسالہ (المنار) جاری کیا تاکہ اصلاح و دعوۃ کا کام ایک با قاعدہ مشن کی صورت میں انجام پاسکے، اسی زمانے سے انکی مصلحانہ زندگی کا اصلی دور شروع ہوتا ہے -

(المنار)

المنار کی اشاعت کو کامل پندرہ برس گذر گئے، اس تمام عرصے میں جس عزم راسخ، قوت غیر متغیر، اور ارادۂ حاکمانہ کے ساتھہ اپنی خدمت اصلاح میں مصروف رہا وہ انکو یقیناً ایک مصلح کی شان میں رو نما کرتا ہے، مذہبی اصلاح کی دعوۃ کا پہلا نتیجہ استبداد و شخصیت کی مخالفت تھی، لیکن (عہد حمیدی) میں (مصر) میں بھی رہکر ایسا کرنا طرح طرح کے آفات و آلام سے خالی نہ تھا، بلکہ سرے سے اصلاح و تغیر کی دعوت ھی جرم نا قابل معافی تھی - جو نوجوان ترک یورپ یا مصر میں علانیہ سلطان کی مخالفت میں قلم کو استعمال کرتے تھے، وہ سب کے سب تقریباً ترکی گورنمنٹ سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہوگئے تھے، انکا کوی عزیز و قریب وھاں نہ تھا جس سے اپنے جرائم کے انتقام لینے کا خوف ہو، اور جنکے ایسے تعلقات تھے، وہ ہمیشہ اپنے عزیزوں کی مفقود الخبری یا قید و ھلاکت کی خبروں پر ماتم کرنے کیلئے طیار رہتے تھے، اور سمجھتے تھے کہ ازادی و ظلم کی اس جنگ میں ھمارا مال و متاع اور عزیز و قریب دشمن کے پاس یرغمال میں قید ھیں (ثریا بک مناستری) نے اسکندریہ سے اخبار نکالا، لیکن ابھی دو نمبر ھی نکلے تھے، کہ اُس کا خالہ زاد بھائی اور باپ قید کرلئے گئے اور اُس وقت تک (یلدز) کے پر اسرار مظالم میں گرفتار رہے جب تک اخبار بند نہیں ھوا (سید رشید رضا) کی حالت اِس لحاظ سے نہایت نازک تھی، انکا وطن عثمانی حکومت میں داخل تھا، تمام اعزا و اقارب اور خاندانی جائداد وھاں موجود تھی، اور وہ گو خود مصر مین تھے لیکن انکی روح کے بہت سے اجزا (سلطان عبدالحمید) کے قدمون کے نیچے دبے ہوے تھے - وہ جب چاھتا انکو کچل سکتا تھا -

لیکن قوم و ملت کی خدمت کی راہ پھولونکی سیج نہیں ھے جہان آرام و راحت کی کروٹین نصیب ھون، اس راہ کی پہلی شرط قتل نفس اور جسمانی خواھشون اور امیدونکی قربانی ھے، یہان عیش ولذائذ کا سہرا باندھکر نہیں بلکہ کفن کی چادر لپیٹ کر جانا چاھئے -

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزلست

یا ایہاالذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاءلله من دون الناس، فتمنوالموت ان کنتم صادقین (۶۱ : ۷)

(المنار) کی اشاعت کے ساتھہ ھی (یلدیز) کے جاسوسوں نے اپنی فہرست میں ایک نئے سیاسی مجرم کا نام بڑھا دیا، اور اسکی اشاعت ممالک عثمانیہ میں روک دی گئی، اُسکے بعد [قاہرہ] کے سلطانی کارندوں نے اپنی ریشہ دوانیاں شروع کیں، ابتدا میں (یلدیز) کے محبت آمیز پیغامات پہنچائے گئے اور طرح طرح کے فوائد و انعامات کی رشوت پیش کی گئی، جب یہ جادو کارگر نہوا، تو پھر قہر سلطانی کا خوف دلایا گیا، لیکن (سید رشید رضا) کیلئے دونوں چیزیں بے اثر تھین، ظلم و استبداد اور جبر و شخصیت کے خلاف انکا قلمی جہاد اور زیادہ مستحکم ہوتا گیا، انہوں نے ہر موقعہ پر سلطانی حکام کی رشوت ستانیوں اور ظلم و ستم کے پردے چاک کئے اور ھمیشہ زور کے ساتھہ شخصی حکومت کو قران و اسلام کے عقیدے میں سب سے بڑا انسانی گناہ اور سخت سے سخت فسق و معصیت ثابت کیا، جسقدر سلطان کے طرف سے تخویف و ترغیب بڑھتی جاتی تھی اتنی ھی اُنکا جوش اصلاح اور اعلان حق کا جہاد بھی بڑھتا جاتا تھا -

تعزیر جرم عشق ھے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ھے اور ذوق گنہیاں سزا کے بعد

موسیو کولیرا کی مفقود الخبری

قاہرہ کے فرانسیسی اخبار (النیل) کے مالک (موسیو کولیرا) حالات جنگ کے مشاھدے کیلئے طرابلس گئے ہوے ھیں - انکی فیاض اور رحم دل بیوی بھی انکے بعد (ھلال احمر مصر) کے دوسرے وفد کے ساتھہ (درنہ) چلی گئی تھیں، وھاں پہنچکر یہہ برابر عثمانی کیمپ کے ساتھہ رہے اور اپنے اخبار کے نام تار برقیاں بھیجتے رہے، چنانچہ گذشتہ نمبر میں انکی دو چٹھیاں ھم درج کرچکے ھیں اور ایک تار برقی اس نمبر میں بھی کسی دوسری جگہ درج کی گئی ھے -

لیکن ۲۹ جون کو اخبار (النیل) کے نام جو تار برقی (درنہ) سے آئی ھے اس سے معلوم ہوتا ھے کہ ۲۵ جون سے وہ بالکل مفقود الخبر ھیں، تاریخ مذکور کی شام کو ایک دورہ کرنے والی جماعت کے ساتھہ (درنہ) کے عثمانی کیمپ سے نکلے تھے مگر پھر ۲۷ کی شام تک واپس نہیں ھوے، عثمانی کیمپ میں نہایت تشویش پھیلی ھوئی ھے اور خیال کیا جاتا ھے کہ شاید قید ھوگئے تفتیش و تجسس کیلیے وسائل ضروری عمل میں لاے جارہے ھیں -

مصری ھلال احمر کی واپسی

(ھلال احمر مصر) نے جو پہلا طبی وفد طرابلس روانہ کیا تھا وہ ۲۷ جون کو اپنی یادگار خدمات انجام دیکے واپس آگیا - ۲۹ کو انجمن نے ایک عام جلسہ کرکے رئیس واعضاے وفد کو انکی ان مقدس خدمات پر مبارکبادی -

ناموران غزوۂ طرابلس

عثماني مجاهد طرابلس

فرهاد بک

[فرهاد بک] جنکي تصوير آج شائع کي جاتي هے عثماني پارليمنت مين [طرابلس الغرب] کے طرف سے ممبر هيں ' گذشته اکتوبر کے اوا خر ميں جب جنگ طرابلس کا آغاز هوا تو يه قسطنطنيه سے فوراً طرابلس آئے اور اٹلي نے ابتدا ميں اهل عرب کي اطاعت کي جو خبريں شائع کي تهيں اُنکي کافي تحقيق کرکے واپس گئے

قسطنطنيه پهنچکر انهون نے پارليمنت کے آگے تمام حالات پيش کئے اور باشندگان طرابلس اور قبائل صحرا کي طرف سے اطمينان دلا يا که وہ کسي حالت ميں کفار و عبدة الصليب حکام کے آگے سر نهيں جهکا سکتے ' پارليمنت ميں انکي تقريرون نے هميشه نهايت جوش و سرگرمي پيداکي اور تمام کيبنيت کو اجراے جنگ پر آماده کرليا -

آغاز جنگ کا وقت بهت نازک تها ' چوبيس گهنتے کے اندر اٹالين فتوحات کي خبرين دنياميں پهيل گئين ' اور تمام ترکي مين ايک سناٹا چها گيا ساحل کا راسته مسدود ' مصر کا ذريعه زير بحث ' اور قوائے بحري ناقابل مقابله ؛ ان حالات کے ساتهه مايوسي کا پيدا هونا قدرتي تها اور اگر ملت کي طرف سے خوف نه هوتا تو عجب نهين که عثماني وزارت ' اٹلي کے مطالبات کو مجبوراً منظور کرليتي ' ليکن (فرهاد بک) منجمله ان چند عثماني اسلام پرستون کے هين جنهون نے پوري قوت کے ساتهه اس ابتدائي عالم ياس مين بهي جنگ کے جاري رکهنے پر زور ديا اور اپني موثر اور جگر دوز تقريرون سے تمام پارليمنت کي رايون پر حکومت قائم کرلي -

[حقي پاشا] کے خيانت کا رانه تساهل اور غفلت پر بهي سب سے پہلے انهون هي نے لب کشائي کي تهي -

اسکے بعد پهر طرابلس چلے گئے اور اپني مجاهدانه خدمات سے مختلف عربي کيمپوں کو مدد پهنچاتے رهے - اس تصوير ميں يهه عثماني کيمپ کے شفاخانے کے سامنے کهڑے هيں ' بائيں جانب (شيخ عمران بن احمد بريسي) قبيلهٔ (البراعصه) کا شيخ کهڑا هے اُس کا دهنا هاتهه گولي کي ضرب سے زخمي هوگيا هے ' پٹي باندهدي گئي هے ' اور خود اپنے هاتهه سے اسپر کوئي عرق ٹپکا رها هے فرهاد بک شايد اسکے مقدار ضرورى کا اندازه کر رهے هيں ته ساده مزاج عرب کهيں پوري بوتل هي خالي نه کردے -

سرگروه فدائيان جهاد

ڈاکٹر کريم ثباتي بک

(قسطنطنيه) کي مرکزي (هلال احمر) سے جو پهلا طبي وفد طرابلس گيا تها ' يهه اسکے رئيس تهے ؛ ليکن ميدان قتال ميں جاکر جب حفظ وطن و جهاد ديني کي تلوارين چمکتي نظر آئين ' تو اپنے جوش فداکاري سے مجبور هوگئے اور ايک هاتهه زخموں کي مرهم پٹي کيلئے تو دوسرا تيغ جهاد کے قبضے کيلئے وقف کرديا - انکے کارنامے ابتدا سے نهايت حيرت انگيز اور تاريخ جنگ طرابلس کے صفحات زرين هيں جو هميشه يادگار اور زندۂ جاويد رهيں گے ؛ انکے اخلاق نے اهل عرب کو اسقدر گرويده کرليا هے که هميشه ايک جماعت انکے همراه رهتي هے اور جب زلولۂ جهاد بے چين کرتا هے اسکو اپنے ساتهه ليکر روانه هوجاتے هيں - اس وقت بهي (درنه) کے کيمپ سے چند ميلوں کے فاصلے پر دشمن کي موجودگي کي خبر سنکر نکلے هين ' ساتهي پيچهے رهگئے هين ' اسلئے گهوڑے کي باگ ڈهيلي کردي هے ' اور جو بندوق کاندهے سے ٹيکه لگاے کهڑي هے ' وه عنقريب اپنے بزدل دشمنوں کا خون پينے کيلئے جهکنے والي هے -

ڈاکٹر کريم ثباتي بک

کارزار طرابلس

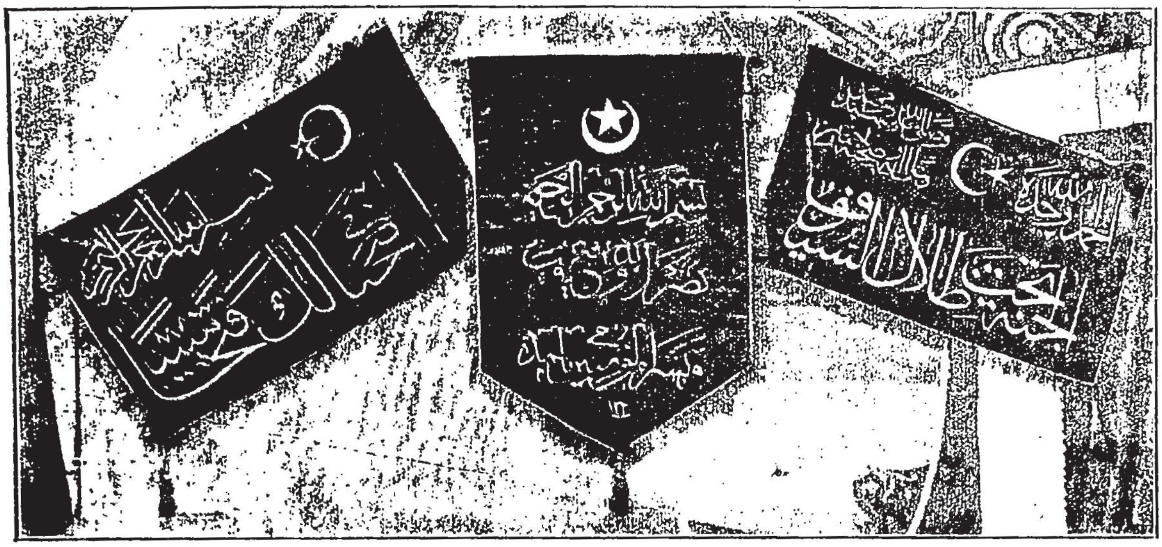

شیخ احمد السنوسي کا علَمِ جہاد' جو انہوں نے سلطان المعظم کي خدمت میں روانہ کیا

مصر کي ڈاک

میدان جہاد سے

ایک عرب قیدي کي سرگذشت

۲۶ ویں صفر کي رات کے معرکے سے جب ہم لوٹے ' تو [قبیلۃ الحاسہ] کے جان باز مجاہد [عیسی ابو جبریل] کا پتہ نہ تھا - ہم نے اپنے زخمیوں اور شہیدوں میں اُسے ڈھونڈا ' مگر اُن میں بھي وہ نظر نہ آیا - بالا خر یہہ خیال کرلیا کہ شاید دشمن کے مورچوں مین پھنسکر کہین شہید ہو گیا ہے -

لیکن ۱۷ ربیع الثاني کو کیا دیکھتے ہیں کہ غازي [انور بک] کا ایک پیغام لیئے ہوے ہمارے سامنے کھڑا ہے ! اسکي سرگذشت نہایت دلچسپ ہے -

معرکے کي رات یہ حملہ کرتے ہوے دشمنوں کے مورچوں میں گھس گیا تھا ' وہاں عرصے تک تن تنہا لڑتا رہا ' لیکن ایک تنہا شخص کب تک خوني آلات کے سمندر میں تیر سکتا ہے ؟ جب کئي گولیاں سینے اور پہلوؤں سے پار ہوگئیں تو بےدم ہوکر گرگیا ' اور دشمن قید کرکے لےگئے ' وہ کہتا ہے کہ میں " سخت متعجب ہوا جب اٹالین جنگي خصائل کے خلاف میرے علاج میں غیر معمولي توجہہ دکھلائي گئي " -

لیکن یہ توجہہ بے معني نہ تھي ' ہوش و حواس درست ہوتے ہي (اطالي کمانڈر) اُسکے پاس آیا اور عثماني و عربي کیمپ کي قوت ' تعداد فوج ' اسلحہ خانہ ' رسد خانہ ' اور اُنکے تمام مرکزوں کي حالت کے متعلق مسلسل سوالات شروع کردیے ' اسکے تمام سوالات میں خوف و ہراس ' اور تعجب و حیرت دونوں ملے ہوے تھے ' لیکن عرب مجاہد جو ایک تیز و چرب زباں شخص تھا ' اُسکي حالت کو تاڑ کر ایسے جوابات دینے لگا جس سے اُسکے ہوش و حواس اور زیادہ مختل ہوجائیں - پھر کمانڈر نے جیب سے بہت سي سي تصویریں نکالیں جنمیں (غازي انور بک) کي بھي تصویر ملي ہوئي تھي ' اور (ابو جبریل) کو دکھلا کر کہا کہ اسمیں سے غازي موصوف کي تصویر نکال دے ' اس نے نکال دي ' لیکن پھر اُس نے تصویریں ملادیں اور مکرر کہا کہ ڈھونڈھکر نکال دو ' گویا اسکو انور بک کي صورت کا چھپ کر پھر نمودار ہونا نہایت دلکش معلوم ہوتا تھا اسلئے بار بار اس منظر کو دیکھنا چاہتا تھا !

پھر کہا کہ تم ہماري طاقت سے بے خبر ہو ' اس سے ہماري قوت عاجز نہیں ہے کہ بہت جلد تمام عربوں کو پیس ڈالیں مگر ہماري انساني ہمدردي پر ایسا کرنا نہایت شاق ہے کیونکہ اُنکو بھي ہم اپنا بھائي سمجھتے ہیں اور (شاہ اٹلي) کي نظر میں اطالي اور عرب دونوں ایک ہیں !

پھر کہا " ترک عربوں میں اور آنکے عزیز بھائي اطالیون میں بغض و عداوت ڈالنا چاہتے ہیں ' وہ اپنا کام نکالکر انکو چھوڑ دین گے ' آجتک عربون کے ساتھہ انکا کیا سلوک رہا ؟ ظلم و استبداد کے سوا اور عثماني گورنمنٹ کیا دیسکتي ہے ؟ انکو چاہئے کہ اپنے اطالي بھائیون کا ساتھہ دیکر ہمیشہ کیلئے خود مختاري حاصل کرلین "

پھر (ابو جبریل) سے کہا کہ تم چھوڑدے جاؤگے ' مگر اس شرط سے کہ اہل عرب کو جاکر سمجھاؤ ' اس نے کہا کہ یہ میري طاقت سے باہر ہے ' قبائل طرابلس سوا اپنے شیخ (سیدي احمد السنوسي) کے اور کسي کے حکم کي تعمیل نہیں کرسکتے ' البتہ میرا قبیلہ غیر طرفدار رہے گا ' اور آخر میں غالب و فتح یاب کا ساتھہ دیگا -

اطالي کمانڈر نے اسي کو غنیمت سمجھا ' اور چھوڑنے پر راضي ہوگیا پھر ابو جبریل نے یہ گپ ہانکدي کہ میں اپنے قبیلہ کا سردار

هوں' اسپر اطالي کمانڈر بہت خوش ہوا' اور سمجھا کہ ایک پورا قبیلہ ترکوں کے ہاتھہ سے نکل گیا' اسي طرح رفتہ رفتہ اور بھي ہاتھہ آجائیں گے' خوشي کے جوش میں فورا ۲۵ گني مع ایک اٹالین وردي کے منگواکر انعام میں دالي' اور ایک تحریر تمام قبائل عرب میں تقسیم کرنے کیلئے دي جونہایت خوشخط لکھي ہوئي تھي' اور اُسمیں اطالیوں کے عدل و انصاف اور رحم و همدردي کي تعریف و تمجید کي تھي' اسکا ایک نسخہ [ابوجبریل] سے میں نے بھي لے لیا ہے تمہیدؔ کے بعد اسمیں لکھا تھا :

" اے برادران دیني' عاقل وہ ہے جو دوسروں سے عبرت پکڑے اور مسلمان وہ ہے جو ہر حال میں قران مجید پر عمل کرے جو کہتا ہے کہ " اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں مت ڈالو " نیز فرمان رسول ہے کہ " تم میں اچھا شخص وہ ہے کہ جب وہ اپني خطا کو معلوم کر لے تو آدھے راستے سے لوٹ جاے "

تم نے همارے اطالي بھائیوں سے مقابلہ کیا حالانکہ وہ همارے لئے ظالم اور جابر ترکوں سے ہزار درجہ زیادہ بہتر ہیں ' تم نے ترکوں کے بہکانے سے اپنے تئیں مفت میں مبتلائے ہلاکت کیا اور دوستوں کو دشمن سمجھا - کیا تم نہیں جانتے کہ کل کو جب لڑائي ختم ہوجاے گي تو وہ تمھیں چھوڑ کر چلدیں گے ' اور تم کو بھي اسي طرح بیچ ڈالیں گے جسطرح [الجزائر] اور [تیونس] کو بیچ چکے ہیں - پس اب بھي سنبھل جاؤ ' اور رسول اللہ صلعم کے اس قول کے مصداق بنو کہ " آدھے راستے سے لوٹ جانا بھي دلیل نیکي و عقلمندي ہے "

اِسکے آخر میں اِن پانچ شخصوں کے دستخط ہیں - اسماعیل جبریل - سلیمان - محمد دلال - فرحت دربي - رمضان ترنخ - احمد البناني - سالم التلتي - خلیل قاطش قاضي درنہ -

سونے اور چاندي کي اس طاقت کو دیکھو ! کہ قران و حدیث کو اس مقصد ملعون کیلئے استعمال کرتے ہوے اِن بے آزرم وطن فروشوں کو کچھہ شرم نہ آئي !

[ابو جبریل] جب مع اپني اطالي فتوحات کے [غازي انور بک] سے ملا تو وہ بہت خوش ہوے اور ۲۰ عثماني گني دیکر اُس سے وہ اٹالین کپڑے خرید لیے کہ اس جنگ کے آثار عجیبہ میں یادگار رهیں گے -

اس سرگذشت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اب طرابلس میں اطالي کن وسائل پر امیدیں لگائے بیٹھے ہیں -

—— * ——

(نامہ نگار العلم قاهرہ)

برقہ کا عثماني شفاخانہ

میدان جہاد سے تار

المؤید کے نام

—— * ——

(خمس مین ایک فتح عظیم

۲۲۵۰ اطالي مقتول ' اور ۳۰۰۰ مجروح

(درنہ ۲۵ جون - بقبق ۲۲) رات کي تاریکي اور سکوت میں عثماني کیمپ سے ایک جماعت نکلکر دشمن پر ٹوٹ پڑي دشمن کي تعداد بے شمار اور گویا ایک فوجي شہر آباد تھا - مگر عثماني مجاهدین کے ناگہاني حملے اور دلوں پر بیٹھے ہوے رعب نے ساري فوج کے ہاتھہ پانوں شل کردیے ' ۲۲۵۰ مقتول اور ۳۰ ہزار زخمي ہوے' اور گو عثماني فوج واپس آگئي مگر خوف و هراس نے بہتوں کو پاگل کردیا اور دریا کے طرف بھاگ گئے - مقتولین مین ۹ بڑے بڑے افسر ہین اور ۱۹ چھوٹے - آلات جنگ ' ذخائر رسد ' اور طرح طرح کي اشیا بے شمار ہاتھہ آئیں - نامور کمانڈر (خلیل بک) نے اس حملے میں معجزانہ شجاعت دکھلائي - اسلامي کیمپوں میں جوش مسرت عام ہے - اس واقعہ سے فتح و نصرت کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے ' اور آخري سدرمق جو دشمنوں کي زندگي میں باقي رهگیا تھا ' یقین کیجئے کہ اب اسکا بھي خاتمہ ہوگیا۔

(اطالي عثماني کیمپ میں آ آکر اطاعت کر رہے ہیں)

(درنہ ۲۹ جون - بقبق ۳۰) همارے کیمپ مین اطالیون کي ایک اور جماعت نے آکر اطاعت کرلي ہے' جنکا لیڈر (دو مہینکو و رجینا) نامي ایک افسر ہے' یہ اٹالین فوج کي دوسري پلٹن اور ۸ وین رجمنٹ سے تعلق رکھتا تھا- اس سے معلوم ہوا کہ مثل اپنے سابقین کے یہہ جماعت بھي (سوشیلسٹ) ہے' اور اُنکي طرح تمدن

اطالي سپاهي عام طور پر اس بد بخت جنگ کے مخالف هوگئے هیں جس نے ابتدا سے آجتک انکو سواے ذلت و خوازي اور هلاکت و بربادي کے اور کچهه نه دکهایا - وہ کہتے هیں که آجکل تمام اطالي کیمپ میں مصیبت وشقاوت کے سوا کچهه نہیں هے تمام لوگ شب و روز پتهر ڈهونے اور حصار چننے میں جبراً لگائے جاتے هیں اور عاجز آکر بغاوت اور سرکشي پر مستعد هوگئے هیں -

(دو مہینیکو و رجینا) قسم کهاکر کہتا هے که برقه اور طرابلس کے سواحل کے نو مہینے کے قیام مین انہوں نے سواے متواتر نقصانات کے ایک لمحه کے لئے بهي کوئي فائده حاصل نہیں کیا ' تمام کیمپ هر روز صلح کي امید لیکر اٹهتا هے ' اور جانتا هے که اب اسکے سوا اور کوئي راه نجات نہیں هے - وه کہتا هے که صرف درنه مین ایک هزار سے زائد اپنے آدمي هم کٹوا چکے هیں -

اس سے یه بهي معلوم هوا که " فوجي افسروں نے جنگ کے حالات و نتائج پر گفتگو کرنا جرم قرار دیدیا هے اور بہتوں کو سزائیں ملچکي هیں ' جو سلوک دشمنوں کے ساتهه یہاں کیا جاتا هے اگر

بنغازي کے (یہودیوں) نے اب پهر طربوش اوڑهنا شروع کردیا هے (پچهلے دنوں اٹالین قتل و غارت کے خوف سے تمام یہودیوں نے ہئیت کا استعمال شروع کردیا تها)

الذیل قاهره کے تار

بنغازي میں معرکه

(درنه ۲۴ جون بقبق ۲۵) ۱۹ - جون کي شب کو (بنغازي) میں سو مجاهدوں کا ایک گروه عثماني کیمپ سے شہر کے مغربي حصے کي طرف نکلا ' صبح جب نمودار هوئي تو اٹالین هوائي جهاز سامنے نظر آئے' جنهوں نے دشمن کو دیکهتے هي پانچ گولے چهوڑدیے تا که اٹالین کیمپ هشیار هوجاے ' چنانچه معاً دو اٹالین کمپنیاں مکمل استعداد کے ساتهه نکلنے پر مجبور هوئیں اور ایک شدید معرکه شروع هوگیا - مجاهدین نے کمک کیلئے اطلاع دیدي تهي' لیکن قبل اسکے که عثماني کیمپ سے امدادي فوج پہنچے' تمام اٹالین فوج اپنے ۱۰۰ مقتولوں کي لاشیں اور بمقدار کثیر اسلحۀ جنگ ' چهوڑکر بغیر کسي ترتیب و انتظام کے بدحواس بهگ گئے - مجاهدین کو

شیخ سلیمان باروني بنغازي کے معرکے مین مع مجاهدین عرب .

تمام اطالیوں کو معلوم هوجاے تو ایک فرد بهي ایسا نهو جو بے اختیار اپنے جهنم کدے سے عثماني کیمپ کے اس دارالامن کي طرف نه دوڑے - "

[اٹالین فوج کي موجوده حالت]

(ایضاً) همارے چهاوني میں بنغازي سے کچهه اور لوگ آکر شامل هوگئے هیں ' اُنسے معلوم هوا که ۲۰۰۰ اٹالین سپاهیوں نے اپنے افسروں کے احکام ماننے سے انکارکردیا هے اور علانیه باغي هوگئے هین' یه اُن پلٹنوں کے علاوه هیں ' جنکے تمرّد کي خبر پہلے دیچکا هوں ' افسروں نے جب انپر احکام جاري کرنے چاهے تو گرجے میں چلے گئے ' اور تلواریں کهولکر رکهدیں ' جنرل کمانڈر بد حواس هو رها هے اور اس فکر میں هے که بہت جلد اِنهیں اٹلي واپس کردے -

[اٹالین کیمپ میں آثار جنون اور خود کشي]

(ایضاً) بنغازي میں اٹالین کیمپ عربوں کي تلواروں سے بچکر بهي قتل هورها هے ' نئي خبر هے که تین افسر یکایک پاگل هوگئے اور ۹ افسروں نے خود کشي کرلي ' افسر طرح طرح کي جهوٹي خبریں شائع کرکے فوج کو تسلي دے رهے هیں مگر کارگر نہیں هوتیں -

ایک اٹالین افسر کا نہایت قیمتي گهوڑا اور ایک مقیاس [illegible] بهي هاتهه آیا - ادهر کا نقصان تین زخمیوں سے زیاده نہیں (نوبلیرا)

(طرابلس کے عثماني کیمپوں کا اتصال)

(ایضاً) بنغازي ' درنه' طبروق اور سلوم کے عثماني کیمپوں کے اتصال کے لئے جو (ٹیلي فون) اور (مارکوني ٹیلیگرافک) تار لگائے جارهے تهے ' انکا کام ختم هوگیا ' علاوه ان مقامات کے اور بهي تمام چهوٹي چهوٹي چوکیوں اور اُن مقامات میں انکا سلسله مکمل هوگیا هے جو اٹالین کیمپ سے قریب ' اور اسلیے ضروري خبروں کا ذریعه هیں -

کوشش کي جارهي هے که (جبل اخضر) اور (صحرا) کے اهم مقامات کو بهي اِسي طرح متصل کردیا جاے

عربي
فارسی اور اُردو وناپ کی
اعلےٰ ترین چپائی کیلیے
[illegible]
مستعد
ہے

الاهرام کے تار

[درنه ۲۶ جون - بقبق ۲۷] عثماني کیمپ یہاں رسد اور ضروریات و متعلقات جنگ کے رکھنے کیلئے جو عمارت تعمیر کررھا تھا - وہ ختم هوگئي -

ڈاک کا انتظام بھي نہایت مکمل اور باقاعدہ هوگیا [طرابلس] اور (برقه) کي تمام چھاؤنیاں باهم ایک دوسرے سے بالکل متصل هوگئي هیں (تیلي فون) کے علاوہ (هیلو گراف) (خبررساني بذریعۂ انعکاس آئینه) کا انتظام بھي هر طرح کامل ھے -

طرابلس اور (خمس) کي اسلامي فتحمندیوں کي خبروں نے یہاں بڑي گرمجوشي پیدا کردي ھے ' تمام عرب اور ترک جذبات جہاد سے مضطرب هورھے هیں اور بے چیني کے ساتھہ کسي نئے معرکے کے منتظر هیں -

جن عرب مجاهدین کو جدید قواعد جنگ کي تعلیم دي جا رهي تھي - انھوں نے تھوڑے عرصے میں حیرت انگیز ترقي کي ھے - جن لوگوں کو صحرائي اور وحشي سمجھا جاتا تھا آج انکو کوئي (درنه) میں آکر دیکھے که یورپین قواعد جنگ کي تحصیل میں کیسي عجیب استعداد اور صلاحیت ظاهر کررھے هیں ' جو یورپین همارے کیمپ میں موجود هیں ' اهل عرب کي اس قابلیت کو دیکھه دیکھهکر دنگ هو رھے هیں - خود قبائل عرب بھي اس جنگ کے نہایت ممنون هیں جسکي بدولت انکو ایسے مفید فنون جدیدۂ حربیه کے حاصل کرنے کا موقع ملا -

قسطنطنیه کي ڈاک

(واقعۂ خمس کي سرکاري تفصیل)

(خمس) کے جس واقعه کا ذکر تار برقیوں میں گذرچکا ھے ' اسکي تفصیل وزارت جنگ کے دفتر نے حسب ذیل شائع کي ھے :

۱۳ جون کي صبح سے جنگ شروع هوئي ' عثماني فوج دو عمودي شکلوں میں (لبده) کے ٹیلوں سے بڑھي اور دشمن کي گوله باري کي پروا نکرکے حمله شروع کردیا ۷ گھنٹے تک جنگ جاري رهي ' مگر بالآخر فتح و نصرت همارے فوج هي کو نصیب هوئي -

(لبده) کے قریب دو مستحکم قلعے هیں جنکو لوھے کي تاروں سے دشمن نے گھیردیا تھا اور اسکے گرد چند میداني توپیں نصب کردي تھیں همارے فوج کي پہلي عمودي جمعیت نے حمله کرکے تلوار سے تمام تاریں کاٹ ڈالیں ' اور تھوڑے هي عرصے کے اندر قلعه پر قبضه کرلیا اور جس کسي نے مقابله کیا ' ته تیغ هوا اتالیوں نے بھاگتے هوے دیکھا که توپیں ساتھه نہیں لیجا سکتے تو میخیں ٹھونک کر بیکار کردیں ' البته ذخائر رسد وغیره کثیر مقدار میں هاتھه آئے -

هماري دوسري جمعیت بھي اس عرصے میں بیکار نہیں رهي اس نے دشمن کے افسر کے خیموں پر حمله کردیا ' اور جتني فوج اُن میں موجود تھي ' اسکو نکال بھگا دیا ' قلعه اور خیموں کے بھاگے هوے دوسرے قلعه میں پناہگیر هوے ' اور کمک کیلئے هر طرف آدمي دوڑاے ' اُنکي ایک کافي جماعت قریب هي (تل مراقب) میں موجود تھي ' وہ فوراً روانه هوگئي ' لیکن هماري فوج کو خبر ملچکي تھي ' انھوں نے اُسي قلعه سے حمله کے جواب دینے کا کام لیا اور سات مرتبه حمله آور ان کو پسپا کردیا ' بالآخر جب عثمانیوں کو اپنے مرکز کي طرف جانے کي ضرورت پیش آئي تو قلعه کے تمام رسد خانوں میں آگ لگا کر روانه هوگئے - دشمن کے ۱۰۰۰ مقتول هوئے جنمیں ۱۷ - افسر تھے اور همارے ۱۰۰ شهید اور اتنے هي زخمي *

معرکۂ خمس کي مزید تفصیل

صباح کے تار

(المؤید) کي تار برقیوں کے قریب قریب العلم ' اهرام ' الجریده وغیره اخبارات مصر ' اور اقدام ' طنین ' صباح ' الهلال العثماني ' وغیره آستانے کے اخبارات کے نامهنگاروں کي بھي اطلاعات هیں ' البته (صباح) کي خبروں میں ایک دو تار برقیاں قابل اقتباس تفصیل رکھتي هیں ' ۱۲ - جون کے (معرکۂ خمس) کي نسبت لکھتا ھے :

دو گھنٹے سے زیادہ دشمن جم نه سکا ' باوجودیکه جمعیت وافر ' توپخانه گوله بار ' قلعه مستحکم ' آهني سلاخوں کا سخت حصار ' اور بلندي سے جواب دینے کا عمده موقع حاصل تھا ' لیکن مجاهدین کے قدم ایک لمحے کیلئے بھي نہیں رکے ' تلواریں مارتے هوے اسطرح بڑھتے گئے ' گویا سامنے کوئي رکاوٹ هي نہیں ھے اور قلعه اُنکي آمد کا منتظر ھے ' قلعه میں ذخائر رسد کا اسقدر انبار تھا که آسکو هم کسي طرح نہیں لیجا سکتے تھے ' میگزین کے گودام بھي بالکل لبریز تھے ' اور بلندي پر دو توپیں چل رهي تھیں ' یه حالت ایک چھوٹے سے قلعه کي تھي ' جو اُنکا کوئي مرکزي کیمپ نه تھا ' اس سے اندازہ کرلینا چاهئے که اُنکے بڑے بڑے کیمپوں میں کسقدر سامان هوگا ؟ کیسے تعجب کي بات ھے که زندگي اور جنگ کے اسباب کا اسقدر وافر ذخیره رکھکر ' جسکا عشر عشیر بھي بے سروسامان مجاهدین کو میسر نہیں ' وہ هر جگه شکست خورده ' ذلیل و مخذول ' اور مبتلائے مصائب و آلام هیں !

قلعه میں جب هم داخل هوے تو ابتدا میں هر جگه دشمنوں کے انبوہ مستعد و مسلح نظر آئے ' لیکن جوں هي هماري آمد کا غل مچا ' اسطرح بھاگنے لگے ' گویا وہ اسکے لئے هماري آمد کا انتظار کر رھے تھے ' سچ یه ھے که اتالین فوج کي بے بسي کي اب حد هوگئي ' جرأت و عزم آخري جواب دیچکے هیں ' طبیعت افسرده اور قلوب سہمے هوے اور مرعوب هیں ' مجاهدین کا مقابله بجاے خود رها ' اُنکي آواز سے انکا جسم لرز جاتا ھے ' لیکن ظالم اور بے حیا اتلي اُنکو اپني نحوست کي لعنت میں پھنساے هوے ھے ' اور جبراً میدان جنگ میں ذبح کراتي ھے "

اسکے بعد وهي حالات بتلاے هیں ' جو نامه نگار (المؤید) سنا چکا ھے ' البته (صباح) کے بیان میں توپوں کو اطالیوں نے بھاگتے هوے معطل نہیں کیا ' بلکه خود مجاهدین نے بیکار کردیا تھا -

غازي انور بک

حال میں ایک خاص فرمان سلطاني کے ذریعه اعلان کیا گیا ھے (غازي انور بک) سپه سالار طرابلس کو انکي اصلے فوجي عہدے (لفٹننٹ کرنیل) سے ترقي دیکر (کرنیل) کے عہدے پر ممتاز کیا گیا ھے -

(مشائخ سنوسی طرابلس میں)

(بقبق ۲۵ جون) سید شریف ابن میلود اور سیدی عمران جو طریقۂ سنوسیہ کے مشاہیر مشائخ میں سے ہیں مع صحرا کے بعض شیوخ قبائل کے (بقبق) کی مرکزی قیامگاہ (ہلال احمر) میں تشریف لائے اور انجمن کے رئیس اور ممبرون کی اسلامی خدمات کی نہایت تعریف و ثنا کی

(مصراطہ میں عربی فتح)

(بنغازی ۲۴ جون - بقبق سے روانہ ہوا ۲۵) اطالیوں کی ۹ رجیمنٹیں ضلع (مصراطہ) کے ساحل پر اتریں اور (قصر احمد) پر شدید حملہ کرنا چاہا ، لیکن عرب باشندوں نے مقابل ہوکر پسپا کردیا ، اور سخت و شدید نقصان پہنچانے کے بعد بھگاتے ہوے ساحل تک لے گئے *

(ساحل سوسہ پر گولہ باری)

(ایضاً) اطالیوں نے دریا سے (سوسہ) پر گولے پھینکے (یہ ایک چھوٹا سے گانوں ہے جسمیں زیادہ تر کریت کے مہاجرین آباد ہیں لیکن ایک شخص کو بھی نقصان نہ پہنچ سکا ، صرف ایک پن چکی کو خراب کرکے ناکام واپس گئے - (درنہ) کے کمانڈر مصطفے کمال بک (سوسہ) گئے ہیں تاکہ وہاں کے باشندوں کو ساحل سے کسی قدر فاصلے پر ہٹادیں *

جزائر بحر ایجین

کے متعلق صباح کا بیان

صباح کا بیان ہے کہ مصر کی یونانی نو آبادیوں اور دیگر ممالک نے جزایر ایجین کی آزاد و خودمختارانہ حکومت کے لئے جو آرزو مندانہ یاد داشتیں دول عظام کو بھیجی تھیں اُن پر مطلق توجہ نہیں ہوئی - ہمارا ہمعصر اور اضافہ کرتا ہے کہ عثمانی سفرا کو اس باب میں پیام جا چکا ہے -

اخبار مذکور کو اتھنسس (دارالخلافہ یونان) سے خبر ملی ہے کہ سیاسی جماعتوں نے یونانی گورنمنٹ کو تحریک کی ہے کہ دول یورپ کو راضی کرکے جزائر کا الحاق یونان سے کردیا جائے ، لیکن گورنمنٹ یونانی نے صاف جواب دیدیا کہ جب کریت میں بیشمار جانیں تلف ہوکر بھی الحاق کی صورت ممکن نہوئی تو ان جزائر کا ملحق ہونا معلوم -

اطلاع ضروری

جن حضرات نے خاص (ایڈیٹر) کے نام خطوط روانہ کیے ہیں ، وہ جواب نہ ملنے کی وجہ سے شاکی ہونگے ، مگر انہیں معلوم نہیں کہ (ایڈیٹر) کئی دن سے ایک سخت اور شدید بخار (ٹیفائڈ فیور) میں مبتلا ہے ، جسمیں کئی بار ہذیان تک نوبت پہنچ چکی ہے ، اور چند لمحے جو کبھی کبھی ہوش و حواس کے میسر آگئے ہیں انہی میں یہ رسالہ مرتب ہوا ہے ، پس امید ہے کہ وہ ان مجبوریوں پر نظر رکھکے چند دنوں اور جواب کی تاخیر کو گوارا فرما لینگے - (منیجر)

مسئلۂ صلح

(جرن ترک) کا لندنی نامہ نگار تار دیتا ہے :- ڈپلو میٹک ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دولت برطانیہ جنگ روم و اٹلی کے عقدے کے حل کی تیاری میں مصروف ہے اور کچھ تجویزیں مرتب کرکے دیگر دول کے سامنے پیش کی ہیں - ان تجاویز کا غالب عنصر حسب ذیل ہے -

(۱) طرابلس اٹلی سے ملحق تو ہوجائیگا لیکن اُسپر عثمانی خلافت و مذہبی اثر مسلم رہنا چاہئے -

(۲) سیرنیکا عثمانی صوبوں میں رہیگا اور اٹلی اُن بندر گاہوں سے اپنا تسلط اُٹھالے -

(۳) اٹلی نے جن جزائر پر قبضہ کیا ہے خالی کردے - اور اس تخلیہ کے معاوضے میں ترکی تاوان ادا کرے - اور یہ رقم اسقدر ہو جسقدر کہ اٹلی کو جزائیر ایجین میں صرف کرنی پڑی ہے -

(۴) طرابلس کے اوقاف اور خاص سلطانی علاقہ جات کا اٹلی بھی تاوان ادا کرے -

ہلال احمر مصر

کے پہلے طبی وفد کی میدان جہاد سے واپسی

مصر کی (انجمن ہلال احمر) نے جو پہلا وفد طرابلس روانہ کیا تھا ، وہ ۲۷ جون کو اپنی خدمات انجام دیکے واپس آگیا ، اسٹیشن پر استقبال نہایت شاندار تھا ، اور ہر طبقے اور گروہ کے بے شمار لوگ موجود تھے ۲۸ کو انجمن کے ادارے میں ایک عظیم الشان مجلس منعقد ہوئی ، تاکہ ڈاکٹر عزت بک ، احمد بک حلمی ، منیر بک ، جودت آفندی وغیرہ رئیس و اعضاے وفد کی خدمات کا ملت کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاے -

طرابلس کے مختلف کیمپوں اور مقامات میں انکا قیام رہا ، اور ہر جگہ انکی خدمات زریں اور ناقابل فراموش رہیں ، علی الخصوص (ڈاکٹر عزت بک) جنہوں نے اپنی خدمات کو طبی امداد ہی تک محدود نہ رکھا بلکہ کئی معرکوں میں شریک قتال ہوکر جہاد مقدس کا فرض بھی ادا کیا ! انکے پاس تمام عثمانی کیمپوں کے افسروں کی جو تحریریں بطور سند و اعتراف خدمت موجود ہیں ، انکا فوٹو لیکر انجمن نے شائع کردیا ہے -

۱۹ - مارچ کو (غازی انور بک : جیکو (عین المنصورہ) کی کی چھاؤنی میں مقیم تھے ، وفد کے رئیس کو لکھتے ہیں :

" آپکی جماعت نے (طبرق) اور (درنہ) کے کیمپوں میں آغاز جنگ سے جو خدمات انجام دی ہیں ، انکا شکریہ ادا نہیں ہوسکتا ، آپ لوگ اُس ابتدائی زمانے میں آے ، جب موجودہ حالت سے بھی زیادہ ہم محتاج تھے ، اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیلئے کوئی ہاتھ نہ تھا ، لیکن آپ لوگوں نے آتے ہی اپنی جاں توڑ اور لیل و نہار کی خدمات سے فوجی شفاخانوں میں زندگی پیدا کردی "

پھر ایک موقع پر جب (طبرق) سے (درنہ) روانہ ہوتے ہیں تو (غازی انور بک) نے وہاں کے کمانڈر کے نام خط لکھتے ہوے لکھا :

"حامل رقعه همارے وہ برادران محبوب هیں' جو میدان قتال میں هماري اعانت کیلئے سب سے پہلے پہنچے' اور اُس وقت هماري مدد کي' جب که همارے زخموں پر مرهم لگانے والا کوئي نه تها' زر هم اسقدر مفلس اور کنگال تهے که زخموں کي علاج پر ایک کوڑي بهي خرچ نهیں کر سکتے تهے * * * * سب سے بڑي بات یه هے که مصر اپنے آپکو پورے معنوں میں عثماني یقین کرتا هے' اور جو نشتر خلافت اسلامي کے سر پر لگتا هے' اسکے درد کو ایک عضو ملحق کي طرح محسوس کرتا هے' اسي کا نتیجه هے که ان لوگوں نے سب سے پہلے هماري مدد کي اور طرابلس کے نقصان اپنا نقصان سمجها" -

اسي طرح (مصطفی کمال بک) کمانڈر درنه (احمد فواد) کمانڈر (شرقي درنه) اور عثماني کیمپ (بنغازي) کے ڈاکٹر (ابراهیم طلیع کي تحریرات هیں جنمیں هر طرح انکي خدمات کا اعتراف کیا گیا هے -

ولایت کی ڈاک

ریوٹر کي تار برقیاں

(سیدي علي پر قبضه)

(لندن ۱۶ - جولائي) اٹلي نے سیدي علي پر قبضه کرلیا - یه مقام طرابلس اور تیونس کے درمیان واقع هے - کمک آتے هي دشمنوں نے شدید حمله کیا لیکن آخر کثیر نقصان اُٹهاکر پسپا هوجانا پڑا - لڑائي کہیں ۶ گهنٹے میں موقوف هوئي تهي -

(روما ۱۶ - جولائي) سرکاري طور پر بیـــان کیا جاتا هے که معرکۂ سیدي علي میں ۱۶ - اٹالین مارے گئے اور ۷۳ زخمي هوئے یه بهي بیان کیا جاتا هے که معرکے کے بعد ترک ایک گنج قتیلاں چهوڑ گئے -

جزائر بحر ایجین

ڈیلي ٹیلیگراف کے تار

(پیرس ۲۸ جون) (ایکوڈے پیرس) میں ایک تار روما سے آیا هے' جسمیں ذکر کیا هے که جزائر ایجین کے متعلق (جن پر اٹالین قابض هیں) انگلستان کي جانب سے دول یورپ کے ساتهه گفت وشنود معاملات کا افتتاح هوچکا هے - کہا جاتا هے که (یوناني وزیر اعظم ایم - وینزیلس) کي استدعا سے (ڈاؤننگ اسٹریٹ) نے ان کارروائیوں کو اپنے هاتهه میں لیا هے -

اس خبر سے یه به تحقیق معلوم هوتا هے که باره جزیرے جو اٹلي کے قبضے میں آچکے هیں اب ترکوں کو نهیں ملنے کے' اگرچه ان پر سلطان کا براے نام هي اثر کیوں نه تسلیم کر لیا جائے - دوسري طرف یه تجویز پیش کي جاتي هے که ان جزائر کے ساتهه (کریٹ) اور (ساموس) بهي خود مختار ریاستوں کي فہرست میں داخل هونگے - جب تک دول اعظم ستّه مصروف بحث و گفتگو رهینگے' بحیرۂ ایجین میں اٹلي کوئي مزید کارروائي نهیں کریگي - اور یقین کیا جاتا هے که یه معامله بندیاں جو دول مرصوف کي جانب سے جاري هیں' ممکن هے که ایک کانفرنس کے انعقاد کي تمهید هوں' جہاں خاتمۂ جنگ کي بحث کي جائیگي -

لنڈن ٹائمز

(سیوس ۲۱ جون) سیوس کے سواحل میں اٹالین بیڑہ ابتک موجود هے' لیکن دن بهر دوباره اسکي صورت نظر نه آئي' مارشل لا کے اعلان کے بعد شهر اور اطراف میں پوشیده اسلحوں کي جاسوسي کي گئي - ترکي فوج داخلي حصے میں پڑي هے' اور حد درجے کے ضبط سے کام لے رهي هے -

(کالم نس) اور دیگر جنوبي (جزائر ایجین) کی رپورٹوں سے معلوم هوتا هے که اٹلي نے قبضه کے بعد اپني تمام فوج اُٹها لي' تهوڑي سي پولیس کے انتظام کے لئے رکهه چهوڑي هے - اٹالین جهنڈا نهیں اڑتا هے - یہاں کے باشندے ایسے نادان هیں که اتنا بهي نهیں جانتے که هم کسکے اطاعت گزار رهیں -

(ایتهنسس جون ۲۳) (انجمن اهالیان جزائر ایجین) نے (اٹالین سفارت خانے) کو کل ایک یادداشت بهیجي هے - یادداشت میں اهالیان جزائر کي اس آرزو کا اشاره کیا گیا هے که اگر یونان کے ساتهه جزائر کا الحاق محال متصور هو تو اتنا تو ضرور چاهئے که انکو کامل خود مختاري عطا کردي جائے - جہاں تک معلوم هوتا هے یه یاد داشت اور دیگر سفارت خانوں کو پیش نهیں کي گئي - اس مسئلے کو سیاسي حلقے خواه کسي نظر سے دیکهیں' لیکن اسقدر تو ضرور درست هے که باشندگان جزائر اپنے حقوق کي طلب میں بالکل حق بجانب تهے جو انکو همیشه ترکي کے سلطانوں سے حاصل تهے مگر صرف پچهلے سالوں سے تلف هوگئے -

منچسٹر گارجین

(ایتهنسس جولائي ۲۳) (نائبین باشندگان جزائر کي کانگریس) جزائر ایجین سے آکر (پاٹمس) میں مجتمع هوی' اور ایک کمیٹي منتخب کي' یه روما پهنچکر اٹلي کا دلي شکریه ادا کریگي که اهل جزائر کو آپنے آزادي عطـــا کي لیکن همـــارے سیاسي مستقبل کے مسئلے پر بهي عنائت کي نظر ڈالي جاے - اس قسم کے روزلیوشن پاس هوکر یہاں چهپ چکے هیں - ان منصوبوں میں بآواز بلند کہا گیا هے که اب ترکوں کي اطاعت قبـول نکرینگے اور یونان سے اتحاد کي پاک و مقدس آرزو کرتے هوئے' (جنرل آمیگلایو) اور دیگر اٹالین افسروں کي زباني اور تحریري اعلانات کي بنیاد پر آزادي طلب کي هے - ساتهه هي اسپر بهي زور دیا هے که اس راسخ و مستحکم اصول کي هتک نهو که جو زمین ترکوں سے چهن جائے ملت مسیحي کے قبضۂ اقتدار سے نکل کر هرگز ترکي حکومت میں دوباره داخل نهو - قانوني مجلس کي ساخت و پرداخت کا فیصله ملتوي رکها گیا هے - جهنڈے کے متعلق فیصله هوچکا هے که نیلگوں اور اسمیں سفید صلیبي نشان اور سورج دیوتا اپالو کي شبیه هو -

تاریخ اعلان چهارم جون' اور اسپر باره جزیروں کے نائبوں کے دستخط هیں -

ایم ریلي سـابق وزیر اعـظم' یوناني چیمبر میں (ارکاڈیا) کا نائب منتخب هوا هے - اُسکي جماعت کے ایک ممبر نے محض راه محبت اُسکے لئے جگه خالي کردي تهي -

قسطنطنیه میں هجوم مشکلات اور تصادم احزاب

(قسطنطنیه ۱۴ جولائي) یہاں انجمن اتحاد و ترقي پر مخالفتوں کے حملوں نے نہایت سنگین و شدید حالات پیدا کردیے هیں' انجمن کو سخت جدوجہد و ابتلا درپیش ھے - مخالفت کا عنصر اعظم ایک قسم کا فوجي اتحاد ھے جو بہ سرعت نشؤ و ترقي پا رہا ھے اور اُس جل کا حیثیت آئیني میں شکل پذیر ہونا بالکل نا ممکن سا ہوگیا ھے' جسمیں امور سیاسیه میں دخل دینا افسروں کے لئے جرم قرار پایا تھا -

عثماني مشکلات کا روشن ثبوت اس سے پایا جاتا ھے کہ ترکي فوج البانیوں سے لڑتے وقت بے وفا نکلي - بارہ بٹالین کي نسبت مشہور ھے کہ مناستر میں غدر کردیا ھے - یہ آفت مقامي و محدود ھي نہیں ھے - سالونکا میں انجمن اور گورنمنٹ کے خلاف سخت بے اطمیناني پھیل رہي ھے - سنا جاتا ھے کہ عثماني دستور کي سالگرہ کے دن ایک نمایش بیزاري ہونیوالي تھي - بہر کیف یہ مسلم ھے کہ دونوں همسایہ فوجیں اس شعلۂ بغاوت سے دلي همدردي رکھتي هیں -

(ٹائمس) کا ایک نامہ نگار کہتا ھے کہ (حسین کاظم) والی سالونکا اس تحریک کا روح و رواں ھے - اگر واقعہ یوں ھي ھے تو اس تحریک کو ایک خدا ساز اور عازم لیڈر ملگیا' ایسا لیڈر' جو حال ھي میں انجمن اور اُسکے افعال پر بے تکان علانیہ لعنت و ملامت کرچکا ھے - دوسرا ثبوت یہ ھے کہ ایک ترکي افسر جو پہلے (سعید پاشا) اور (محمود شوکت) وزیر جنگ کا دوست تھا - کسي اٹالین اخبار میں ترکي گورنمنٹ اور انجمن کے خلاف ایک کھلي چٹھي چھاپتا ھے جسمیں عثمانیوں کي بیداري کا اظہار کرتے ھوئے کہتا ھے کہ اب انتقام کا وقت آپہنچا -

بیان کیا جاتا ھے کہ غداروں کے خلاف کوئي کار روائي عمل میں آئي ھے اور نہ آسکتي ھے انسپکٹر افواج (ذکي پاشا) یقین کے ساتھ کہتے ھیں کہ اگر پاداش و سزا کا قصد کیا گیا' تو وہ ابتلا انگیز پیچیدگیاں پیدا ھو جائینگي جنکا پھر فرو ھونا محال ھوگا - سیاسي مباحث کے انسداد کے متعلق قانون سازي کا جو تار آج بھیجا گیا اُس سے بیزاریوں کا استقبال مقصود تھا ' لیکن یہ بھي رائگاں ثابت ھوا - یہ یاد رکھنا چاھئے کہ کئي دن گذرے وزیر جنگ اپني وزارت سے مستعفي ھوگیا' اور اٹلي سے معاملۂ صلح کي افواهوں کا شان نزول بھي یہي انتشار غدر و سرکشي ھے -

ذي اطلاع حلقوں میں وثوق کے ساتھ یقین کیا جاتا ھے کہ سرکشوں کے مطالبات حسب ذیل ھیں :—

(۱) حقي پاشا اور اُنکي وزارت کے ممبروں کي پرسش -
(۲) سعید پاشا اور اُنکے رفقا کا استعفا -
(۳) وزرا کي شخصي ذمہ داریاں -
(۴) انجمن کي در اندازیاں انتظامي کونسل کے سپرد کردي جائیں -
(۵) تجدید انتخاب -
(۶) عام معافي -

ناظم پاشا کا وزارت جنگ سے انکار

(قسطنطنیه ۱۵ - جولائي) ناظم پاشا سابق گورنر بغداد منصب وزارت جنگ قبول کرنیسے مجتنب ھیں - اگر قبول کرینگے تو چند سخت و شدید شرایط پر' جنمیں مارشل لا کي تنسیخ اور موجودہ ایوان وزرا ' کي برهمي بھي ھے - گورنمنٹ نے ان شرایط کو نا منظور کردیا -

سوڈان پھر چونک اُٹھا

—*—

انگلو مصري افواج سرگرم عمل

—*—

۱۰ لاکھ جدید ریفلین قوم امواک کے قبضے میں

(لندن ۱۹ جولائي) ریوٹر کو خبریں موصول ھوئي ھیں : جنوبي سوڈان واقع دامن حبشہ کے قبائل میں دس لاکھ فرانسیسي ساخت کي جدید ریفلیں خواہ کسي ذریعہ سے ھوں مگر پہنچ چکي ھیں' جس سے سخت اندیشہ ناک کوائف پیدا ھو گئے ھیں -

انگلو مصري فوج اور قبائل امواک کے جدید معرکے میں یہ بات الم نشرح ھو چکي ھے کہ برھنہ تن وحشي (بنڈولیر) کي پوشش سے آراستہ ھیں' اور اسطرح گولیاں برساتے ھیں' گویا قواعد یافتہ ' اور قواعد داني کي داد دیتے ھیں -

وزارت پر اظہار اعتماد

(محمود مختار پاشا کي وزارت جنگ کي افواہ)

(قسطنطنیه ۱۶ - جولائي) پارلیمنٹ نے گورنمنٹ پر اعتماد کے ووٹ پاس کئے ھیں جنمیں تائیدي ۹۴ اور مخالف ۴ تھے -

وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے عثماني تعلقات مابین دول عظام پر تقریریں کیں - اور زور کے ساتھ بیان کیا کہ ھمارا تعلق جملہ دول کے ساتھ عمدہ ھے -

تقریروں میں اس بات پر بالتخصیص مسرت ظاہر کیگئي کہ برطانیۂ اعظم سے پرجوش دوستي و مودت کي تجدید' ھمارے مستقبل کي ضامن ھوگي - سنا جاتا ھے کہ محمود مختار نے وزارت جنگ کا جایزہ قبول کیا ھے -

وزارت کا استعفا

(قسطنطنیه ۱۷ - جولائي) ایوان وزرا مستعفي ھوگیا -

(قسطنطنیه ۱۸ - جولائي) وزارت کے مستعفي ھونے کا بڑا سبب یہ ھے کہ محمود مختار بے طرح دباؤ ڈالنے لگے - محمود مختار وھي شخص ھیں جنکي نسبت خبر تھي کہ البانیا سے واپسي فوج' اور البانیوں کے ساتھ اعتماد کي پالسي کي شرط پر وزارت جنگ قبول کرینگے -

جدید وزارت

توفیق پاشا عثماني سفیر متعینۂ لندن وزیر اعظم مقرر ھوے - امید کي جاتي ھے کہ ناظم پاشا وزیر جنگ ھونگے -

وزارت نے طے کرلیا ھے کہ البانیا میں ایک آشتي کا مشن روانہ کیا جاے کا جو تین معروف البانی ممبران پارلیمنٹ سے مرکب ھوگا -

درۂ دانیال پر مکرر گولہ باری

ترکی کی بحری فتح

اٹلی کی دو تارپیڈو کشتیاں غرق اور چھہ شکستہ ہوگئیں

(لندن ۱۹ - جولائی) درۂ دانیال سے (ریوٹر) کو صبح چار بجے خبر ملی ہے کہ مقام (کم قلعہ) میں سخت گولہ باری ہورہی ہے -

(قسطنطنیہ ۱۹) ایک بجے صبح ۸ اٹالین تارپیڈو کشتیوں نے (کم قلعہ) پر یکایک حملہ کردیا - قلعہ نے جواب دینا شروع کیا تو دو کشتیاں غرق اور ۶ مجروح ہوئیں -

(درۂ دانیال کی بندش)

باب عالی نے درۂ دانیال بند کردینے کا حکم دیدیا

(جدید وزارت)

توفیق پاشا نے وزارت منظور کرلی -

الهلال کی قیمت

و لو کنت لاتدری فتلک مصیبة
و ان کنت تدری ، فالمصیبة اعظم

ہمارے لئے ایک نہایت دشوار اور لا ینحل عقدہ (الهلال) کی قیمت کا مسئلہ ہے -

اگر (الهلال) انگریزی کا کوئی رسالہ ہوتا اور اس صرف کثیر کے ساتھہ شائع کیا جاتا ، تو یہ نہایت آسان تھا کہ اسکی قیمت کم از کم ایک گینی سالانہ رکھدی جاتی ، اور پھر تمام اخبارات میں پرو پرائٹر کی فیاضی کی تعریف کی جاتی کہ کسقدر ارزاں قیمت میں کس درجہ کثیر المصارف (جرنل) شائع کیا گیا ہے ، مگر مشکل یہ ہے کہ انگریزی پریس کا نمونہ پیش نظر رکھکر ہمنے اردو زبان میں رسالہ جاری کیا ہے ، اور تمام پبلک ان اخبارات و رسائل کی خریداری کی عادی ہورہی ہے ، جنمیں سے اکثر کی قیمت تین چار روپیہ سے زیادہ نہیں ہے ، اگر ہمارے مصارف کا صحیح اندازہ ہوتا تو بھی ممکن تھا کہ باوجود اس عادت کے (الهلال) کیلئے ایک دو روپیہ کا صرف زائد جائز سمجھہ لیا جاتا ، لیکن پہلی مشکل سے بھی زیادہ مشکل یہ ہے کہ (لیتھو پریس) کی ارزاں چھپائی اور عام اردو اخبارات کے سستے کاغذ اور سستے اسٹاک نے اس اندازے کی راہیں بھی مسدود کردی ہیں -

الحمد للہ کہ ہم نے یہ کام کسی تجارتی منفعت کی غرض سے نہیں کیا ہے ، اور نہ سرمایہ ایسی بے سرو سامانی کی حالت میں ہے ، جسکی وجہ سے ابتدا ہی میں خریداروں کی کثرت کیلئے مضطرب ہوں ، پس اسے بالکل ناپسند کرتے ہیں کہ قیمت کے مسئلہ پر بار بار کچھہ لکھیں ، چونکہ چند غلط فہمیاں بھی پیدا ہوگئی ہیں اسلئے اول مرتبہ یہ چند سطور شائع کی جاتی ہیں اور انہیں کو آخری بھی سمجھنا چاہئے ، قیمت رسالے کے لوح پر ہمیشہ درج کردی جاتی ہے ، اور وہی ایک دائمی اور مستقل قیمت ہے جسمیں کسی طرح کمی و زیادتی نہیں ہو سکتی ، جن صاحبوں کو مطلوب ہو ، وہ انہیں سطور کے مطالعہ پر قناعت فرمائیں ، آئندہ سے قیمت کے متعلق جو خطوط آئیں گے انکے جوابات بھی نہیں دئے جائیں گے ، کیونکہ دفتر نہایت مصروف ہے -

(۱) جسقدر صرف (الهلال) کے ایک نمبر کی صرف تصویروں پر آتا ہے ، اس سے کم میں اردو کے بہتر سے بہتر ہفتہ وار اخبار پورے ایک ماہ تک اپنے دفتر کو چلا سکتے ہیں ، کاغذ اور ٹائپ کی چھپائی کے چوگنے صرف کو اسکے علاوہ سمجھئے -

(۲) کم سے کم پندرہ روپیہ اسکی قیمت رکھی جاتی تو ایک عرصے کے بعد کہیں دفتر کا خرچ نکلنے کی امید کی جاسکتی ، مگر چونکہ اسکی اشاعت سے اصل مقصود چند مقاصد کی تحریک ملک میں پیدا کرنی ہے اور وہ بغیر کثرت اشاعت کے ممکن نہیں اسلئے نصف قیمت رکھی گئی جسمیں سے ۱۲ آنہ تو محصول کے نکلگیئے صرف ۷ روپیہ ۴ آنے اصلی قیمت باقی رہتی ہے -

** * * *

(۳) اس وقت جو اردو اخبارات نکل رہے ہیں ان میں سے ایک مشہور اخبار کی قیمت ۸ روپیہ اور ایک کی ۱۲ روپیہ ہے ، پس ہم نے پھر بھی اردو اخبارات کی قیمت کے حدود سے باہر قدم نہیں رکھا ، اور دونوں کی حالت میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے -

(۴) ہمارے ناظرین کو معلوم نہیں کہ با تصویر رسالہ نکالنے کی وجہ سے ہم کو اول تو اعلے درجہ کی مشین رکھنی پڑی ، اور پھر ہاف ٹون کی مخصوص (ٹریڈل مشین) بھی لینے پڑی ، کیونکہ تصاویر کا نازک کام بسا اوقات عام چھپائی کی مشین پر ٹھیک نہیں ہوسکتا ، لیکن کیا ان مشینوں کے مصارف سے ناظرین واقف ہیں ؟

(۵) پھر طلبا کیلئے اس نصف قیمت سے بھی نصف قیمت کردی گئی یعنی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ اب ہم نہیں جانتے کہ اور ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کس درجہ ایثار مطلوب ہے ، خدا تعالی ہماری نیت سے با خبر ہے ، ہمارا بس چلتا تو ہم تو بالکل مفت پرچہ تقسیم کرتے -

(۶) بعض طلبا ششماہی قیمت پر اخبار مانگتے ہیں انکی خدمت میں گذارش ہے کہ اتنی تخفیف کردینے کے بعد اب از رعایت ممکن نہیں ، رعایتی قیمت پر ششماہی سے کم زمانے کیلیئے رسالہ جاری نہیں کیا جاسکتا ، اور نہ کسی حالت میں سہ ماہی جاری ہوسکتا ہے -

(۷) ہاں پوری قیمت پر جو صاحب سہ ماہی قیمت ادا کرنی چاہیں انہیں ہر سہ ماہی کے اختتام پر ۲ روپیہ ۸ آنے کا وی - پی روانہ کیا جائیگا اور اسطرح انہیں ۱۰ روپیہ میں سالانہ قیمت پڑے گی اگر یہ منظور ہو تو سہ ماہی قیمت بھی وصول کی جاسکتی ہے -

(۸) نمونے کے کیلئے ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ یا وی - پی کی اجازت ملنی چاہئے *

—*—

[الهلال ایلکٹریکل پرنٹنگ ورکس نمبر ۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ سے [مظہر الحق] نے چھاپکر شائع کیا]

۱۵

الهلال کے مضامین کے ابواب

مذاکرۂ علمیہ

اس عنوان کے تحت مین ہمیشہ علمی مضامین ، علمی خبرین ، جدید اکتشافات ،
مشرق ابحاث و افکار علمیہ اور علمی استفسارات کے جواب درج ہوا کرینگے ۔

احرار اسلام

اسمین بالالتزام تاریخ اسلام کے اُن مشہور ناموروں ، کے حالات درج کئے جائین گے ،
جنہون نے مذہبی ، علمی اور سیاسی آزادی کے لئے کوئی جانفروشی
اور قربانی کی ہے ، نیز زمانۂ حال کے نامور احرار کے
حالات بہی مع تصاویر شایع کئے جائینگے ،

افسانۂ عجم

ایران کے متعلق تمام مضامین اور خبرین

مغرب اقصی

مراکش سے یہ باب مخصوص رہیگا اسکے علاوہ مندرجۂ
ذیل چہوٹے کالمون کے عنوانات ہین ،

مدارس اسلامیہ   عالم اسلامی

انتقاد

مراسلات

ضخامت کی افزائش کے ساتھہ اور نئے ابواب بہی بڑہائے جائین گے ہمیشہ
ایڈیٹوریل کالم انکے علاوہ رہیگا اور ابتدا مین بریف نوٹس :

شذرات

کے عنوان سے درج کئے جائین گے